قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (النور)

نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
سابق صدر مفتی و حال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

مکتبہ محمودیہ، محمود نگر، ڈابھیل

قل للمؤمنين يغضوا من أبصارهم ويحفظوا فروجهم [النور]

نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت

افادات

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر

مکتبۂ محمودیہ ڈابھیل، گجرات

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تفصیلات

کتاب کا نام:.................................نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت

افادات:..........حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

صفحات:.. ۸۴

ناشر:....................................مکتبۂ محمودیہ ڈابھیل، گجرات

ملنے کے پتے

(۱)ادارۃ الصدیق ڈابھیل،9913319190/ 9904886188

(۲) مکتبۂ انور (مفتی عبدالقیوم راجکوٹی)،محمودنگر، ڈابھیل99246,93470

(۳)شعبۂ فیض محمود، سوداگرواڑ، سورت

(۴)مکتبۃ الاتحاد دیوبند

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

فہرست

صفحہ	عناوین	نمبر شمار
۹	افتتاحیہ	۱
۱۹	گناہ کے اسباب سے بچنا ضروری ہے	۲
۲۰	گنہ گاروں کے ساتھ مشابہت بھی منع ہے	۳
۲۱	ایک بہترین مثال	۴
۲۲	اسبابِ زنا پر پابندی	۵
۲۳	عفت (پاک دامنی) نبی کریم ﷺ کی ایک بنیادی تعلیم	۶
۲۵	آپ ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ	۷
۲۶	سورۂ یوسف کا اہم سبق	۸
۲۶	تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی	۹
۲۷	قدرت کسی کی رعایت نہیں کرتی	۱۰
۲۸	ایک عبرت ناک واقعہ	۱۱
۲۹	دوسرا واقعہ	۱۲
۳۰	ماں باپ کی نافرمانی کا وبال......ایک عبرت ناک قصہ	۱۳
۳۱	اور نالے کے اندر پھینکا	۱۴

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

۱۵	ایک نوجوان کا قصہ اور حضور اکرم ﷺ کی شفقت	۳۲
۱۶	صحبت کی لذت سے محروم کر دیے جاؤ گے	۳۳
۱۷	اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرمادی	۳۳
۱۸	یہ پیغمبرانہ صفت ہے	۳۵
۱۹	حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ	۳۶
۲۰	ایک نوجوان کا سبق آموز قصہ	۳۸
۲۱	ایک اور نوجوان کا قصہ	۴۰
۲۲	صحابہ رضی اللہ عنہم کی پاک دامنی	۴۲
۲۳	آج کا موضوع	۴۲
۲۴	محرم اور نامحرم عورتیں	۴۲
۲۵	ہمارے معاشرے میں پھیلا ہوا ایک بڑا گناہ	۴۳
۲۶	جن کے شوہر سفر میں ہوں	۴۴
۲۷	یہ چیز پاکیزگی کا ذریعہ ہے	۴۵
۲۸	بدنظری کی وجہ سے چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے	۴۶
۲۹	اس کو بدنگاہی سے بچنا ہی پڑے گا	۴۶
۳۰	بدنظری کے ساتھ قلب کی اصلاح نہیں ہو سکتی	۴۷
۳۱	عبادت کی لذت کیوں حاصل نہیں ہوتی؟	۴۷

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

۳۲	بڑا خطرناک روگ	۴۸
۳۳	اعضاءِ بدن اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں	۴۹
۳۴	بدنظری کیوں منع ہے؟	۵۰
۳۵	آنکھ عجیب وغریب نعمت	۵۱
۳۶	زوجین کے ایک دوسرے کو نگاہِ محبت سے دیکھنے کی فضیلت	۵۲
۳۷	گھر بیٹھے حجِ مبرور کا ثواب	۵۳
۳۸	بدنظری کے حرام ہونے کی ایک مثال سے وضاحت	۵۳
۳۹	مردوں کے لیے سب سے بڑا فتنہ	۵۴
۴۰	...........تو کیا حال ہو؟	۵۵
۴۱	گناہوں سے بچنے کا نسخہ	۵۶
۴۲	زہریلا تیر	۵۶
۴۳	یہ ایسا تیر ہے جو خود کو پہلے زخمی کرتا ہے	۵۷
۴۴	کتنا بڑا وعدہ ہے؟	۵۷
۴۵	طاعت کی لذت سے محروم	۵۷
۴۶	گناہ ایک آگ ہے	۵۸
۴۷	بے چینی سے بچنے کا سستا سودا	۵۹
۴۸	سالکین کو خاص ہدایت	۵۹

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

۴۹	نسبت کی تعریف اور ایک مثال سے اس کی وضاحت	۶۰
۵۰	حاصل شدہ نسبت کے ختم ہونے کا ایک سبب	۶۰
۵۱	بدنگاہی سے دونوں پر لعنت ہوتی ہے	۶۱
۵۲	لعنت کتنی خطرناک چیز ہے	۶۲
۵۳	انسان کو دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن............	۶۲
۵۴	کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے؟	۶۳
۵۵	ایک عمدہ مثال	۶۵
۵۶	تیرا رب گھات میں ہے	۶۶
۵۷	حضور اکرم ﷺ کا عمل	۶۷
۵۸	امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۶۷
۵۹	حضرت سفیان ثوریؒ کا واقعہ	۶۸
۶۰	آنکھوں سے زنا ٹپک رہا ہوتا ہے	۶۸
۶۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۶۹
۶۲	اور اس پر نگاہ پڑ جائے	۷۰
۶۳	عورت چھپانے کی چیز ہے	۷۰
۶۴	حضور ﷺ کے اندر شرم تھی............	۷۱
۶۵	ہماری غیرت کہاں چلی گئی	۷۲

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

۶۶	ہر آدمی کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا	۷۲
۶۷	قابلِ تقلید طرزِ عمل	۷۳
۶۸	حضرت مولانا اسعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ	۷۴
۶۹	پہلی نظر معاف مگر نقصان سے خالی نہیں	۷۵
۷۰	مخلوط ملازمت کے بارے میں ایک سوال اور حضرت دامت برکاتہم کا تشفی بخش جواب	۷۶
۷۱	ایمان کے لیے ٹی بی	۷۷
۷۲	مزہ کی بنیاد عادت پر ہے	۷۷
۷۳	یہ بھی ایک مزہ کی چیز ہے	۷۸
۷۴	ایسے ایسے ذائقے دیے جائیں گے کہ آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا	۷۹
۷۵	آسانی کے ساتھ اس پر کنٹرول کرسکو گے	۸۰
۷۶	روزانہ صبح میں اٹھنا کیا آسان کام ہے؟	۸۱
۷۷	مصیبت کیوں سر لیتی ہے؟	۸۱
۷۸	آخر کوئی مزہ تو آتا ہوگا	۸۲
۷۹	دعا	۸۲

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

افتتاحیہ

قرآنی اور نبوی تعلیمات سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا شخص بھی اِس بات سے واقف ہوگا کہ، خالقِ کائنات اور محسنِ انسانیت ﷺ کی نگاہ میں نگاہوں کی پاکیزگی اور شرم گاہ کی حفاظت کی کتنی زیادہ اہمیت ہے؟ اور نگاہوں کی پاکیزگی بھی دراصل شرم گاہ کی حفاظت کے لیے ہی مطلوب ہے، تو اصل مقصد تو حفاظتِ فرج ہی ہے۔ سورۂ مومنون میں فلاح یاب مومنین کی صفات کے مِن جملہ فرمایا: ''اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔ سورۂ احزاب میں اُن حضرات کی فہرست میں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کیا ہے، اُن مردوں اور عورتوں کو بھی نمبر دیا گیا ہے جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہیں، سورۂ معارج میں ارشادِ ربانی ہے: ''اِس میں شک نہیں کہ انسان بڑا بے صبرا واقع ہوا ہے، اگر اُسے کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اودھم پچھاڑے کرتا ہے، اور اگر حالات سازگار ہو جائیں تو کنجوس بن جاتا ہے''۔ البتہ وہ لوگ اِس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں جن میں یہ صفات ہیں، یہاں بھی مِن جملہ اَور صفات کے حفاظتِ فرج کو شمار کیا ہے۔

مذکورہ بالا تینوں مواقع میں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ: تینوں جگہ جملہ اسمیہ استعمال ہوا ہے، جس میں عربیت کے قواعد کی رُو سے اِستمرار اور دوام ہوتا ہے، حاصل یہ نکلا کہ یہ صفت اُن کی وقتی نہیں ہے؛ بلکہ دوامی ہے، یعنی اِکا دُکا کبھی کبھار

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کوئی شخص شرم گاہ کے گناہ سے بچ جائے تو یہ کوئی بات نہیں ہوئی، بات تو تب ہے جب کہ آدمی ہمیشہ بچے۔

اوپر جن تین آیتوں کا ترجمہ یا مفہوم پیش کیا گیا، اُن میں سے اول و آخر آیت میں اپنی بیویوں اور باندیوں کا استثناء کیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ بیویوں اور باندیوں کے معاملے میں کوئی پابندی اور روک ٹوک نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ بھی درحقیقت حفاظتِ فروج میں مُعین ومددگار بننے والی چیز ہے، گھر میں بھوک مٹ جائے تو باہر مارامارا کیوں پھرے؟۔

حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: اگر کسی اجنبیہ پر اچانک نظر پڑ جانے سے دل میں داعیہ پیدا ہوجائے، تو گھر آکر اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہوجائے چاہے وہ تنور پر ہو، (باورچی خانے میں کتنے ہی اہم کام میں مشغول ہو)، کیوں کہ اُس کے پاس وہی ہے جو اِس کے پاس تھا۔ یہ بھی تاکید فرمائی گئی کہ: لڑکا لڑکی جب شادی کے لائق ہوجائیں تو پھر شادی میں بلاکسی معقول عذر کے تاخیر نہیں کرنی چاہیے، اگر دیر کی اور وہ گناہ میں مبتلا ہوئے تو ماں باپ بھی گنہگار ہوں گے۔ اگر کوئی شخص تصحیحِ نیت کے اہتمام کے ساتھ صحبت کرے تو اُس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب اس پر حیرت کا اظہار کیا تو ارشاد فرمایا کہ: اچھا بتاؤ! اگر یہ شہوت غلط جگہ پوری کرتا تو گناہ ہوتا یا نہیں؟۔ بلکہ محبت کے ساتھ بیوی کے منھ میں لقمہ دینے پر بھی ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، نکاح کا تحفہ امت

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کے نوجوانوں کو کس مصلحت کے پیشِ نظر دیا گیا؟ دو ہی بڑی مصالح بتائیں: نگاہوں کی حفاظت، شرم گاہ کی پاکی۔ اِس کے بعد بھی اگر کسی کی نگاہ میں پاکیزگی نہ آئے اور شرم گاہ محفوظ نہ ہو تو اِس میں کسی کا کیا قصور ہے؟ گھر میں کھانا موجود ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی بھوکا پیاسا مارا مارا پھرتا ہو تو اِس میں بھول کس کی ہے؟ کسی کی تشفی ایک سے نہ ہوتی ہو تو چار تک کی اجازت دی گئی۔

ایک موقع پر حضور اکرم ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! تُو میری شرم گاہ کو محفوظ کر دے۔ ایک اَور موقع پر فرمایا: اے اللہ! مَیں اپنی منی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مَردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کی تاکید کی گئی، علاوہ ازیں عورتوں کو بلا ضرورتِ شدیدہ گھر سے نکلنے سے منع کر دیا گیا، بہ وقتِ ضرورت نکلنے پر شرعی پردے کی پابندی عائد کر دی، خوشبو لگا کر نہ نکلے، میلے کچیلے کپڑوں میں نکلے، بجتا زیور پہن کر نہ نکلے، اجنبیوں سے بلا ضرورت بات نہ کرے، اگر بات کرنے کی نوبت آ ہی جائے تو ناز و ادا سے بات نہ کرے؛ بلکہ کڑک لہجے میں بات کرے۔ فون ریسیو کرنے والی خواتین توجہ دیں، اولاً تو مردوں کی گھر میں موجودگی کی صورت میں اُنھیں فون ریسیو کرنا ہی نہیں چاہیے، اور گھر میں کوئی بھی مرد موجود نہ ہو تو لہجے اور آواز کو بہ تکلف سخت بنا کر مختصر سی بات کر لینی چاہیے، عموماً ہمارے معاشرے میں مرد فون ریسیو کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اُنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ گھر میں ان کے موجود ہوتے ہوئے عورتوں کو فون ریسیو کرنا مَردوں کی غیرت کے خلاف ہے، اگر اِس بات کے آثار وقرائن غالب ہوں کہ کال (Call) کسی خاتون ہی کا ہے تو بات اَور ہے۔الحاصل! اِن تمام احکامات کے جاری کرنے کے پیچھے آخر کون سے مقاصد کارفرما ہیں؟ ظاہر ہے کہ ایک پاکیزہ مثالی معاشرہ وجود میں آئے۔''یک در گیر محکم گیر''۔

آج تو ماحول مادی اعتبار سے بھی اور معنوی اعتبار سے بھی اتنا آلودہ ہو چکا ہے کہ الأمان والحفیظ؛ مگر مادی آلودگی (Polution) کا احساس بھی ہے اور علاج کی بھی فکر ہوتی ہے، مگر معنوی اور روحانی کثافت کا کسی کو احساس ہی نہیں ہے کہ اُس کی پاکیزگی اور نورانیت کا تصور بھی جلدی سے قائم نہیں ہوتا، خالق کائنات نے جتنی شدت اور تاکید سے ماحول کو روحانی، نورانی اور پاکیزہ بنانے کی طرف توجہ دلائی، آج کے شیاطین الانس اس کو اُتنا ہی غلیظ، کثیف اور آلودہ بنانے کے لیے بے قرار ہو رہے ہیں۔عورتوں کو یہ پٹی پڑھائی کہ پردہ اُن کی آزادی پر حملہ ہے، اُن کو اجنبیوں کے سامنے نَچوایا، آزادی اور تہذیب کے نام پر عورتوں کے ساتھ ایسی دھوکہ بازی کی گئی کہ اِتنا بڑا دھوکہ شاید انسانیت کی تاریخ میں کسی کے ساتھ نہیں ہوا ہوگا، مرد نے اپنی ہوس کی تسکین یا پیسہ بٹورنے کی خاطر ایک باعزت صنف کی ساری عزت وعصمت کو تار تار کر دیا، اس کو یہ سبق پڑھا دیا کہ تمھیں خوب آراستہ پیراستہ ہو کر گھر سے نکلنا چاہیے، گھر میں نہیں بیٹھے رہنا چاہیے،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تم ملازمت کیوں نہیں کرتی ؟ تم بزنس کیوں نہیں کرسکتی ؟ کون کہتا ہے: تم شاپنگ کرنے نہیں جاسکتی ؟ تمہیں ناچنے گانے سے کس نے روک دیا ؟ خوب ناچو گاؤ۔

ع بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارنیست

نتیجہ یہ ہوا کہ عورتوں نے میدان میں اتر کر ہر میدان مارنے کی کوشش کی، خوب بن سنور کر بازاروں میں آئیں، دکانوں پر بیٹھیں؛ تاکہ جو ہوس خور مرد چاہے اُسے دیکھ کر تسکین حاصل کرلے۔ اب ظاہر ہے کہ صرف دیکھ کر تو تسکین ہونے سے رہی؛ اس کا جو بھی نتیجہ ہونا چاہیے وہ ہوا، اور آج حالت یہ ہوگئی کہ جس عورت کو اسلام نے عزت کی چوٹیوں پر پہنچا کر اُسے تقدس عطا کیا تھا، آج وہ دوبارہ زمانۂ جاہلیت کی طرح قعرِ مذلت میں جا گری ہے، نہ اس کا کوئی وقار ہے نہ تقدس، آج پھر اس کی حیثیت ایک کھلونے کی گڑیا جیسی ہوگئی یا زرخرید باندی جیسی؛ لیکن اسلام کی زندہ تعلیمات کا دامن آج بھی پھیلا ہوا ہے، کہ خواتین اپنے آپ کو اس سے وابستہ کرکے کھویا ہوا مقام واپس لے لیں، دل میں تقویٰ ہو اور جسم پر شرعی پردہ ہو، پھر دیکھو، تمہیں کیا مقام ومرتبہ ملتا ہے؟۔

دوسری طرف ہمارے نوجوانوں کا حال یہ ہے کہ، عورتوں کے پیچھے لٹو بنے پھرتے ہیں، جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں، دلوں میں آگ لگ گئی ہے، اب ظاہر ہے کہ جب تک کسی بھی جائز یا ناجائز طریقہ سے بجھا نہ لو سکون کہاں ملنے والا ہے؟ اگر ناجائز طریقہ سے بجھائی تو حالت اور نازک ہوجاتی ہے، سکون واطمینان

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

غارت ہوگیا، ظاہر ہے کہ غیر فطری طریقہ میں سکون کہاں؟ آج عموماً یہ حالت ہے کہ مرد کی نگاہ کہیں لڑی ہوئی ہے، بیوی کا کھپلہ کہیں چل رہا ہے، خاندان اور معاشرت کی حالت تباہ وبرباد ہے، خمیازہ معصوم ونابالغ بچوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس ڈھٹائی اور بے ہودگی کے ساتھ کھلم کھلا ہمارے مرد اور عورتیں خدا کو ناراض کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اس کو دیکھ کر آدمی سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ ایسے میں آخر سکون ملے تو کیسے ملے اور کہاں ملے؟ شہر میں پچاسوں ٹھیٹر اور سینما ہیں جس میں جو فلم چاہو دیکھ لو، گھروں میں ٹی وی ہے، کیبل ہے جب چاہو جو تماشہ چاہو دیکھ لو، مختلف اخبارات اور ان کے اضافے (pÄ&) عریاں اور ننگی تصویروں والے موجود، رہی سہی کمی انٹرنیٹ نے پوری کردی، بالکل صحیح فرمایا: ’’آنکھوں کو پناہ ملنی مشکل ہے‘‘۔

یہ ہمارے معاشرے کی افسوسناک صورت حال کی ایک جھلک ہے، کچھ لوگ اس سے بھی زیادہ میں مبتلا ہوں گے، انہیں اپنی حالتِ زار پر نظر ثانی کرنے اور اپنے آپ پر اور اپنے بیوی بچوں پر اور انسانی سماج پر رحم کھانے کی ضرورت ہے کہ جس راہ پر آپ نے دوڑ لگائی ہوئی ہے یہ راستہ ایک بہت گہری اور خطرناک گھاٹی پر پورا ہوتا ہے، جس میں ایک بار گر جانے کے بعد وہاں سے باہر نکلتے ناک میں دم آجائے گا، یقیناً بہت سے لوگ ان گندگیوں سے پاک بھی ہوں گے ایسے لوگ قابلِ صد مبارک باد ہیں۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اور ہاں! آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ انسانیت کے جن علَم برداروں نے انسانیت کو اس راستے پر ڈالا تھا اور تعلیمات اسلامی سے بے زار کیا تھا، آج وہ خود سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور جن سعید روحوں کی قسمت اچھی تھی وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کے دامن میں آ آ کر پناہ لے رہی ہیں۔

حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم اپنے ایک سفرنامہ میں ''لندن ٹائمز'' کے حوالے سے رقم طراز ہیں: ''اور دل چسپ بات یہ ہے کہ ان برطانوی نومسلموں میں بھاری اکثریت خواتین کی ہے، اخبار کی اطلاع کے مطابق امریکی نومسلموں میں بھی خواتین کی تعداد مَردوں کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہے.......... مغرب کے لوگ خود اپنی سوسائٹی سے مایوس ہو رہے ہیں، جس میں بڑھتے ہوئے جرائم، خاندانی نظام کی تباہی، منشیات اور شراب نوشی کا دور دورہ ہے، بالآخر وہ اسلام کے دیے ہوئے نظم وضبط اور تحفظ کی تعریف کرتے ہیں''۔

ایک اٹھائیس (۲۸) سالہ برطانوی خاتون جو ''ہدیٰ خطوب'' کے اسلامی نام سے مشہور ہے، اس نے مسلم خواتین کے لیے ایک کتاب لکھی ہے، اسلام اور عیسائیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتی ہے: ''عیسائیت ہر وقت بدلتی رہتی ہے، مثلاً اب بعض عیسائیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ شادی سے پہلے جنسی تعلقات قائم کرنے میں کچھ حرج نہیں؛ بہ شرطے کہ یہ اس شخص کے ساتھ ہوں جس سے شادی کرنے کا ارادہ ہو، یہ بڑا ڈھیلا ڈھالا مذہب ہے، اس کے برعکس جنسی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تعلقات کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ہمیشہ یکساں رہی ہیں“۔

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں: اگرچہ عام تأثر یہ ہے کہ مغربی خواتین مَردوں کے دوش بدوش کام کرنے کو پسند کرتی ہیں، اور اپنی اس خواہش سے دست بردار ہونا ان کے لیے بہت مشکل ہے؛ لیکن برطانیہ کی جن نومسلم خواتین سے ”لندن ٹائمز“ نے گفتگو کی، اس میں ان خواتین نے بتایا: کہ ہمارے لیے اسلام میں کشش کا سبب ہی یہ ہوا کہ اسلام مرد اور عورت دونوں کے لیے الگ الگ دائرۂ کار تجویز کرتا ہے جو دونوں کی جسمانی اور حیاتیاتی سانچوں کے عین مطابق ہے، ان کے نزدیک مغرب کی تحریکِ نسائیت (Feminism) درحقیقت عورت کے ساتھ بغاوت تھی، تحریکِ آزادیٔ نسواں پر تبصرہ کرتے ہوئے ان خواتین نے کہا: ”اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورتیں مَردوں کی نقالی کریں، اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں نسوانیت کی اپنی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی“۔

”اسکاٹ لینڈ“ کی نومسلم ”نوریہ“ کا کہنا ہے: ”اس ملک میں بیشتر خواتین اپنی صنف کے خلاف بغاوت کررہی ہیں، اور یہ طرزِ عمل تقریباً ایسا ہے جیسے ہم سے ہماری نسوانیت چھین لی گئی ہے“۔ ”نوریہ“ کی ایک سہیلی ”حسانہ“ کے مطابق ”پردہ سے ہمیں تحفظ کا احساس ہوتا ہے، اور ہماری خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے“۔

”لندن ٹائمز“ لکھتا ہے کہ: بہت سی نومسلم خواتین نے اسلام اور مغرب کا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تقابل کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا کہ: اسلامی تعلیمات میں عورت کو زیادہ تقدس اور عظمت حاصل ہے جو مغرب میں عورت کو حاصل نہیں، اور ان کے نزدیک مغرب کی تحریکِ آزادیٔ نسواں کا اِس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلا کہ عورت دوہرے بوجھ تلے دب گئی ہے''۔ (دنیا میرے آگے، ص از ۹۲ تا ۹۷)

آج ہمارے نوجوانوں کو اس راہ سے بہکانے کے لیے جتنے ہتھکنڈے استعمال کیے جارہے ہیں، وہ اُن سے چوکنا ہونے اور بچنے کے بجائے بڑھ بڑھ کر ان کا استقبال کررہے ہیں، اور اس طرح اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کی سبیل پیدا کر رہے ہیں، بادِ مخالف اس تیزی سے چل رہی ہے کہ اس میں اپنی آواز سنائی دینے کی کوئی امید ہی نہیں، ماحول کچھ ایسا مسموم بنادیا گیا ہے کہ قلم ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے اور زبان لڑکھڑاتی ہے؛ مگر بولنا اور لکھنا تو ہے ہی؛ کیوں کہ وہ نفع سے خالی نہیں ہے۔

نوجوانو! بیدار ہوجاؤ، سنبھل جاؤ، شُتُرِ بے مہار مت بنو، ہوشیار وہ نہیں جو زیادہ سے زیادہ آنکھیں لڑائے، شکار کھیلے، کھانچے مارے، جو اپنے آپ کو خواہشات کے پیچھے ڈال دے، وقتی اور نقد فائدہ کو دیکھ کر ہمیشہ کا اور بعد کا نقصان نظر انداز کردے؛ بلکہ ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور مابعد الموت کے لیے تیاری کرے، جو بعد کے اور ہمیشہ نفع کے پیشِ نظر وقتی اور عارضی لذت کو چھوڑنا گوارا کرلے۔ حدیث پاک میں ہے: جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے مَیں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تو آؤ! نفس وشیطان اور مغربی تہذیب کے علَم برداروں کی تعلیمات پر پھٹکار بھیجیں، اور قرآنی اور نبوی تعلیمات کا بڑھ کر استقبال کریں، انہیں سینہ سے لگائیں، نفس کی غلامی چھوڑ کر خدا اور رسول کی غلامی اختیار کریں، نفسانی خواہشات کے مزے تو خوب اڑائے، آیئے! اب ذرا نفس کی مخالفت کا ذائقہ چکھیں، جس پر محبوبِ خدا نے حلاوتِ ایمانی کا وعدہ فرمایا ہے، نفس کے پیچھے دوڑ دوڑ کر بہت تھک گئے، آؤ! اب رحمانی سایہ میں پناہ لے کر بھی دیکھیں کہ کتنا سکون ملتا ہے؟

یہ کتاب - جو آپ کے ہاتھوں میں ہے - اسی موضوع پر روشنی ڈال رہی ہے، قرآنی اور نبوی حقائق ہیں، واقعات سے سبق ہے، دلوں کے قفل کھول لیجیے، پھر عقیدت مندی سے سنیے اور پڑھیے، کوئی وجہ نہیں ہے کہ فائدہ نہ ہو۔

مضمون کی اہمیت کے پیش نظر کتاب کو اردو اور گجراتی دونوں زبانوں میں شائع کیا جارہا ہے، حق تعالیٰ قبول فرمائے، آئندہ مزید در مزید کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں ایک حدیث پاک کا یہ حصہ ضرور درج کر دینے کو جی چاہتا ہے، نبیٔ اکرم نے ارشاد فرمایا: سات انسان ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمائیں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، مِن جُملہ اُن کے وہ نوجوان بھی ہے جسے کوئی خوبصورت شریف اور خاندانی خاتون بدکاری کی آفر (Offer) کرے اور وہ یہ کہہ دے: مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔

ابوزاہر

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینه و نستغفرہ، و نؤمن به و نتوکل علیه، و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا، و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا،و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا، من یهدہ اللّٰہ فلا مضل له، و من یضلله فلا هادی له، و نشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له، و نشهد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسوله، صلی اللّٰہ تعالی علیه و علی اٰله و اصحابه و اصحابه و بارك و سلم تسلیما کثیرا کثیرا، أما بعد:

علامہ نوویؒ نے عنوان قائم کیا ہے کہ: بلاضرورتِ شرعیہ (شرعی ضرورت کے بغیر) کسی پرائی عورت کو دیکھنا یا حسین بے ریش لڑکے کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔

گناہ کے اسباب سے بچنا بھی ضروری ہے

اسلام نے جہاں اچھے اور عمدہ صفات اختیار کرنے اور کمالات سے مُتّصِف ہونے کی تعلیم دی ہے وہیں برائیوں اور بری صفات سے اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کرنے کی بھی تعلیم دی ہے،فواحش،منکرات، بدکاری اور زنا سے اسلام نے منع فرمایا، زنا کاری اور اس کے جو مقدمات ہیں یعنی اس کو انجام دینے کے لیے جو کام کیے جاتے ہیں، جیسے: نگاہوں کی بے احتیاطی، کان، زبان ہاتھ وغیرہ کا غلط استعمال؛ ان سب کو ’’فواحش‘‘ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے، ان

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

برائیوں سے اسلام نے منع کیا ہے۔ ویسے ان کاموں کی برائی تو ایسی ہے کہ اس کے برا ہونے اور اس کے ناپسندیدہ ہونے پر تقریباً دنیا کے تمام مذاہب کا اتفاق ہے؛ لیکن اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ سدِّ ذرائع کا اہتمام کرتا ہے، یعنی برائیوں تک پہنچنے کے جو راستے اور جو اسباب، ذرائع اور وسائل ہیں ان پر ہی پابندی لگاتا ہے۔

مثلاً: اسلام نے جہاں شراب پینے سے منع کیا تو صرف اتنا نہیں کہا کہ: ''شراب پینا منع ہے''؛ بلکہ شراب پینے کی ممانعت کو پختہ کرنے کے لیے شراب کے متعلق بہت سارے احکام دیے، جیسے: شراب کا بنانا، شراب کا بیچنا، کسی کو لے جا کر شراب دینا، کسی کے لیے شراب کا خریدنا، کسی کے سامنے شراب کا پیش کرنا؛ یہ ساری چیزیں اسباب اور وسائل بن سکتے ہیں؛ لہٰذا ان تمام کو حرام قرار دیا، جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح ان تمام کاموں کا کرنا بھی حرام قرار دیا گیا۔

گنہگاروں کے ساتھ مشابہت بھی منع ہے

یا مثلاً بت پرستی کو اگر حرام قرار دیا تو بت پرستی کے اسباب اور وسائل پر بھی پابندی لگا دی گئی، بت تراشی یا تصویر سازی (بتوں کو بنانا، تصویریں بنانا) چاہے وہ ایک مجسمہ (Statue) کی شکل میں ہو یا کاغذ اور دیوار کے اوپر ہو، ان سب کو ممنوع قرار دیا گیا۔

اسی طرح جو چیزیں اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں جسے دیکھ کر شاید یہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

شبہ ہو کہ آدمی اس برائی تک پہنچ جائے گا، اس کو بھی ممنوع قرار دیا، جیسے لوگ آفتاب کی پوجا کیا کرتے تھے اور آفتاب کی پوجا کے لیے ان کے یہاں خاص خاص اوقات مقرر تھے، صبح جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو اس وقت اس کی پوجا کی جاتی تھی، دوپہر کو جب سر کے اوپر ہو اس وقت اور شام کو وہ غروب ہونے کے قریب ہو اس وقت اس کی عبادت کی جاتی تھی؛ لہٰذا اسلام نے ان اوقات میں سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے سے منع کیا ہے؛ حالاں کہ نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا آفتاب کی پوجا نہیں کرتا؛ لیکن اس لیے منع کر دیا؛ تاکہ ان کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے، اور اس طرح بت پرستی کے دروازے کو بند کر دیا گیا۔

ایک بہترین مثال

جیسے ہمارے یہاں حکومتی سطح پر کوئی تحریک چلائی جاتی ہے یا کوئی ابھیان چلایا جاتا ہے، جیسے ملیریا (Malaria) نابودی کا اَبھیان اور تحریک چلائی جاتی ہے، تو اس میں صرف اتنا ہی نہیں ہوتا کہ جنہیں ملیریا کا بخار ہوا ہے ان کا علاج کر دیا جائے؛ بلکہ ملیریا کی بیماری پیدا ہونے کے جو اسباب اور عوامل ہیں اور جن راستوں سے یہ بیماری آتی ہے، ان سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے اور ان اسباب سے بھی بچانے کا اہتمام کرایا جاتا ہے، جیسے آپ حضرات جگہ جگہ دیکھ رہے ہیں کہ: بڑے بڑے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں جن پر ان مچھروں کی تصویریں دکھائی گئی ہیں اور ان کی حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے، کہ دیکھو! یہ مچھر ہے، اور یہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

مچھر کہاں پیدا ہوتے ہیں؟ کس جگہ بنتے ہیں؟ آپ اگر اپنے گھر میں نالیوں کو گندا رکھیں گے، پانی بہنے کے راستوں کو کھلا رکھا جائے گا تو وہاں یہ پیدا ہوتے ہیں، اگر آپ کے گھر کے کسی کونے میں اندھیرا رہتا ہے تو وہاں ان مچھروں کو پنپنے کا موقعہ ملتا ہے، تو دیکھیے! جن راستوں سے یہ بیماری آسکتی تھی اُن تمام کو ختم کرنے کے لیے دور دور تک تدبیریں اختیار کی گئیں، تب ہی آدمی کامیابی کے ساتھ اس سے بچ سکتا ہے، جتنی بھی مہلک بیماریاں ہیں اُن سے بچنے کے لیے اور اُن کی جڑ ختم کرنے کے لیے، اُن کا قلع قمع کرنے کے لیے حکومتی سطح پر یا دوسرے طریقوں سے جتنی بھی تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں، اُن میں یہی طریقۂ کار ہوتا ہے، اسی طرح اسلام نے تمام گناہ اور برائیوں کو ختم کرنے کے لیے جہاں ان گناہوں سے منع کیا وہیں اُن کے عوامل اور اسباب سے بھی منع کیا ہے۔

اسبابِ زنا پر پابندی

''زنا'' ایک مہلک بیماری اور بہت خطرناک گناہ ہے، جس کے متعلق قرآن پاک میں کہہ دیا گیا: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی (بنی اسرائیل: ۳۲) زنا کرنا تو درکنار، اُس کے قریب بھی مت جاؤ، اس کے قریب تک جانے سے منع کیا ہے، تو اب جہاں زنا سے منع کیا گیا وہاں زنا کے اسباب اور عوامل پر بھی اسلام نے پابندی لگا دی، جیسے عورتوں اور مَردوں کے آپس میں ملنے جلنے اور عورتوں کے بے پردہ نکلنے سے بھی روکا گیا؛ بلکہ عورتوں کو تاکید ہی کر دی گئی: وَقَرْنَ فِي بُيُوْتِكُنَّ (احزاب: ۳۳)

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اپنے گھروں کے اندر جم کر کے رہو، اور ان کے نکلنے کے معاملے میں بھی خاص تاکید کردی گئی کہ: اگر فلاں فلاں شرعی اسباب اور اعذار ہیں تو نکلنے کی اجازت ہے، اس کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اور اگر نکلے تو برقعہ کے اندر پردے کے اہتمام کے ساتھ اپنے آپ کو اور اپنی زینت کو چھپاتے ہوئے نکلے؛ یہاں تک کہ بجنے والا زیور پہننے سے بھی منع کیا؛ اس لیے کہ عورت اگر کہیں سے گذر رہی ہو اور بجتے ہوئے زیور کی آواز کسی کے کان میں پہنچ گئی، تو یہ چیز بھی شہوت کو ابھارنے والی ہے؛ اسی طرح خوشبو لگا کر نکلنے سے بھی منع کیا گیا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: جو عورت خوشبو لگا کر نکلتی ہے اور مَردوں کے پاس سے گذرتی ہے وہ ایسی ہے ایسی ہے، یعنی اس کو زانیہ قرار دای گیا۔ (ترمذی ۲/۱۰۶) اور مردوں کو تعلیم دی گئی کہ کہیں کوئی اجنبی عورت سے کوئی چیز لینے دینے کی ضرورت پیش آجائے تو دیوار اور پردے کی آڑ میں سے اس کو لینے دینے کا سلسلہ ہونا چاہیے، اجنبی عورت کو نہ دیکھنا، آنکھوں کی حفاظت کرنا، نگاہوں کو نیچا رکھنا، شرم گاہوں کی حفاظت کرنا؛ یہ سارے احکام صرف زنا سے بچانے کے لیے ہیں۔ تو اسلام کی بنیادی تعلیمات میں خصوصی اہتمام اس بات کا بھی کیا گیا ہے کہ، زنا اور اسبابِ زنا سے تاکید کے ساتھ روکا گیا۔

عفت (پاک دامنی) نبیٔ کریم ﷺ کی ایک نبیادی تعلیم

ایک طرف زنا کے بارے میں یہ تعلیمات ہیں، اس کے بالمقابل اپنے آپ کو زنا کاری، حرام کاری اور بے حیائی کے کاموں سے اور فواحش سے بچانا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

”عفاف، عفت اور پاک دامنی“ کہلاتا ہے، اس کی بھی بڑی تاکید ہے اور نبیٔ کریم ﷺ کی بنیادی تعلیمات میں اس کو جگہ دی گئی ہے۔

ہرقل والی حدیث جو بخاری شریف میں امام بخاریؒ نے پہلے ہی باب میں ذکر کی ہے، اور دوسری جگہوں پر بھی اس روایت کو پیش کیا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ: جس وقت نبیٔ کریم ﷺ نے شاہِ روم ”ہرقل“ کے نام دعوتِ اسلام کا خط (نامۂ مبارک) بھیجا، اُس زمانے میں وہ اپنی ایک نذر پوری کرنے کے لیے بیت المقدس کی زیارت کے لیے آیا ہوا تھا، اور وہ خط شام کے ایک شہر ”بصریٰ“ کے حاکم کے ذریعہ وہیں پہنچایا گیا، جب اس کے پاس نبی کریم ﷺ کا نامۂ مبارک پہنچا تو حضور اکرم ﷺ کے متعلق اُس نے تحقیقات کیں، وہ خود بھی اپنی آسمانی کتابوں اور اپنے مذہب کا بہت بڑا عالم تھا، نبیٔ آخر الزماں کی علامتوں سے وہ بہ خوبی واقف تھا، اس زمانے میں عیسائیوں کے اندر دو ہی بڑے عالم تھے: ایک تو اس زمانے کا بڑا لاٹ پادری یعنی تمام پادریوں کا رئیسِ اعلیٰ اور دوسرا ہرقل؛ بہرحال! جب نبیٔ کریم ﷺ کا نامۂ مبارک اس کے پاس پہنچا تو اس نامۂ مبارک کے مضمون سے واقف ہونے سے پہلے اس نے ضروری سمجھا کہ، حضورِ اکرم ﷺ کی شخصیت اور آپ کی ذاتِ اقدس کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں، اور یہ معلوم کیا جائے کہ یہ خط بھیجنے والی شخصیت کون ہے؟ کیوں کہ اس کے ذریعے سے خط کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چناں چہ اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ: جن کی طرف سے یہ خط بھیجا گیا ہے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ان کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں، کیا اُس علاقے کے کچھ لوگ مل جائیں گے؟ لوگوں نے بتلایا کہ: جی ہاں! وہاں کے لوگ تجارت کی غرض سے ملکِ شام آتے رہتے ہیں، آپ اجازت دیں تو تلاش کر کے لایا جائے گا، چناں چہ معلوم ہوا کہ ایک قافلہ آیا ہوا ہے، اور اتفاق کی بات اس قافلے کے امیر اور رئیس ابوسفیان تھے جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، اور حزبِ مخالف یعنی کفار اور مشرکینِ مکہ کے سردار اور لیڈر رہی تھے، چناں چہ ان کو قافلے والوں کے ساتھ بلایا گیا اور حضورِ اکرم ﷺ کے متعلق ان سے سوالات کیے گئے، اور یہ بھی کہا کہ: دیکھو! مَیں ان کے متعلق سوالات کروں گا تم ان کا صحیح صحیح جواب دینا، اور ساتھیوں کو بھی بتلادیا کہ اگر یہ غلط جواب دیں تو تم نشان دہی کردیجیو۔

آپ ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ

مَیں خاص طور پر جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ: ان سوالات میں آخری سوال ہرقل نے یہ پوچھا: وَمَا يَأْمُرُكُمْ؟ یہ نبی آپ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ حکم دیتے ہیں کہ ہم ایک اللہ ہی کی عبادت کریں، اللہ کے علاوہ کسی اَور کی عبادت اور پوجا نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور آگے فرمایا کہ: یہ نبی ہم کو چار کاموں کا حکم دیتے ہیں: نماز کا، سچائی کا، عفاف یعنی پاک دامنی اختیار کرنے کا، اپنے آپ کو فواحش اور برائی کے کاموں سے بچانے کا، اور صلہ رحمی یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری ۱/ ۴)

توگویا نبی کریم ﷺ کی جو بنیادی تعلیمات تھیں ابوسفیان نے وہی بتلائیں، اور ایسے موقعوں پر ساری تفصیلات پیش نہیں کیا جاتیں؛ بلکہ خلاصہ اور نچوڑ ہی پیش کیا جاتا ہے، اور انہوں نے بھی ہرقل کے سامنے وہی پیش کیا، اس میں یہ چار خوبیوں کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا کہ آپ ﷺ جن چیزوں کی تعلیمات دیتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں، اُس میں عفاف یعنی پاک دامنی بھی ہے۔

سورۂ یوسف کا اہم سبق

عفت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو بے حیائی کے کاموں سے، بدکاری اور زنا سے بچانا، اور یہ ایک ایسی صفت ہے جس کو اختیار کرنے کا قرآن کریم کے اندر بھی حکم دیا گیا ہے، اور اس کے متعلق حضرت یوسف - علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام- کا واقعہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں جو واقعات پیش کیے جاتے ہیں وہ ایک مخصوص مقصد کے پیش نظر ذکر کیے جاتے ہیں، اور ان واقعات کے ذریعہ سے اس کے پڑھنے والوں کو اور جن تک یہ قرآن پہنچ رہا ہے ان کو تعلیم دینا اور عبرت دلانا مقصود ہوا کرتا ہے۔

تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی

نبیٔ کریم ﷺ کے یہاں بھی عفت اور پاک دامنی کا سبق دینے کے لیے بڑا اہتمام تھا، چناں چہ ایک روایت میں ہے: عِفُّوْا تَعِفُّ نِسَاؤُكُمْ، وَبَرُّوْا اٰبَائَكُمْ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تَبَرُّ كُمْ أَبْنَاؤُكُمْ (مجمع الزوائد ۸/ ۶۱) تم پاک دامنی اختیار کرو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی، گویا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں تو تمہیں خود اس وصف اور خوبی کو اختیار کرنا پڑے گا، اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ فرماں برداری، اطاعت، حسنِ سلوک اور اچھائی کا معاملہ کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرے گی۔

قدرت کسی کی رعایت نہیں کرتی

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے قدرت کا ایک نظام بنایا ہے:

ع یہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

یہاں جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، قدرت کا جو قانون ہوتا ہے اپنے اس قانون کو جاری کرنے کے معاملے میں قدرت کسی کی رعایت نہیں کرتی، کسی کے نسب کی، کسی کے منصب کی، کسی کے مقام کی اور کسی کی شخصیت کی کوئی رعایت نہیں کی جاتی، جو بھی اس قانون کے ماتحت آئے گا اس پر قدرت اپنا قانون جاری کر کے رہے گی۔ یہاں بھی گویا نبیٔ کریم ﷺ نے قدرت کا ایک قانون بتلایا کہ: تم پاک دامن رہو گے تو تمہاری بیویاں تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر ہماری طرف سے پاک دامنی کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کوتاہی برتی جا رہی ہے، تو اس کا اثر لازمی طور پر عورتوں پر پڑے گا، چناں چہ واقعات بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں:

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ایک عبرت ناک واقعہ

ہمارے ایک قریبی شخص نے سنایا کہ: ایک صاحب باقاعدہ عالمِ دین تھے، ان کا نکاح نہیں ہوا تھا اور ایک بستی کے اندر خدمت انجام دے رہے تھے، وہاں کسی نوجوان لڑکی سے آنکھ لڑ گئی، اور بڑھتے بڑھتے یہ سلسلہ بدکاری تک پہنچا، اور پھر یہ سلسلہ برابر جاری رہا، اور ایسی چیز چھپتی نہیں ہے چناں چہ لوگوں میں اس کا چرچا ہوا، گاؤں اور بستی کے سمجھ دار لوگوں نے یوں سوچا کہ نوجوان ہے، شادی نہیں ہوئی ہے؛ اس لیے ایسا کریں کہ ان کا نکاح کرادیں؛ تاکہ وہ اس معصیت سے باز آجائیں، ایسا نہیں کیا کہ اولِ وہلہ میں انہوں نے کوئی اقدام کرلیا؛ بلکہ ان کو موقعہ دیا، یہ ان کی سمجھ داری کی بات ہے۔ پرانے زمانے کے لوگ عجلت سے کام نہیں لیتے تھے؛ بلکہ موقع دیتے تھے، اور ہر جگہ موقع دیا جاتا ہے، قدرت کی طرف سے بھی دیا جاتا ہے، اور دنیا کے اندر جہاں سنجیدہ قوانین ہیں وہاں بھی سدھرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

بہر حال! انہوں نے مولوی صاحب کے مناسب بڑی خوبصورت لڑکی کے ساتھ نکاح کرادیا؛ لیکن ان کا تو ایک مزاج بن چکا تھا، جیسے کہتے ہیں: ''بازار کا کھانے کی عادت ہوجائے تو گھر کا کھانا اچھا نہیں لگتا''، ایسا ہی ان کا بھی مزاج بنا ہوا تھا، کہ بیوی کے گھر میں ہونے کے باوجود اس کی طرف دھیان نہیں؛ بلکہ پرائی عورتوں میں لگے ہوئے ہیں، جب بستی والوں نے دیکھا کہ اب بھی معاملہ سدھرتا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نہیں تو انہوں نے معذرت کر کے ان کو علاحدہ کر دیا۔ ان کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی بیوی کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیتے تھے اور بیوی کی موجودگی میں اس پرائی عورت کے ساتھ ملوث رہتے اور محبوبہ کے ساتھ بدکاری میں مبتلا تھے، اور یہ سلسلہ جاری رہا، خیر بستی میں سے تو وہ ہٹا دیے گئے۔ بعد میں ایک وقت وہ آیا کہ ان کی بیوی خود اس برائی میں مبتلا ہوئی، اور یہ جب اپنی عمر کی کمزوری کی منزل میں پہنچے تو بیوی ان کو دھکے دے کر باہر نکال دیا کرتی تھی اور خود دوسرے کے ساتھ ملوث ہوتی تھی، اور اسی حالت میں آخری وقت آیا۔

گویا ''تم اگر پاک دامنی اختیار کروگے تو تمہاری عورتیں بھی پاک دامنی اختیار کریں گی'' اس کا یہ ایک نمونہ ہے۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قدرت کا ایک نظام ہے، اور ہماری طرف سے کوتاہی ہوگی تو قدرت کی طرف سے اس کا فوری بدلہ ملے گا، اس سلسلے کے اَور بھی بہت سے واقعات ہمارے علم میں ہیں۔

دوسرا واقعہ

کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے، مولانا ذوالفقار صاحب نقشبندی دامت برکاتہم نے بھی یہ واقعہ سنایا تھا: ایک سنار تھا جس کی بیوی بڑی حسین وجمیل تھی، نیک سیرت بھی تھی، نیک صورت بھی تھی، ایک مرتبہ جب وہ اپنی دوکان سے واپس آیا تو دیکھا کہ بیوی بہت پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے، اس نے پوچھا: کیا بات ہے؟ بیوی نے بتلایا کہ: ہمارا یہ نوکر جس کو ہم نے بچپن سے پالا ہے، اور ہمارے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

سامنے بچہ تھا، اس کو ہم نے پال کر بڑا کیا، یہ اتنا نمک حرام بن گیا کہ آج جب سبزی لے کر آیا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور دبایا، اور جب دبا رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ اس کے دل کے اندر شہوت کے جذبات ہیں، یہ اتنا نمک حرام بن گیا کہ اس نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا، جب شوہر نے یہ سنا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ بھی رونے لگا، بیوی نے پوچھا: آپ کیوں روتے ہو؟ اس نے کہا: یہ میری بدعملی کی سزا ہے، آج دکان پر ایک عورت زیور خریدنے کے لیے آئی تھی، اس نے مجھ سے کنگن چوڑیاں خریدیں اور کہا کہ: مجھے پہنا دو، میں جب پہنانے لگا تو اس کے ہاتھ بڑے حسین نظر آئے، میں نے پکڑ کر اس کو شہوت کے ساتھ دبایا، اسی کا یہ نتیجہ ہے۔

کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ (کشف الخفاء ۲/ ۱۶۵) حضور ﷺ اسی لیے فرماتے ہیں: تم پاک دامن رہو تمہاری بیویاں بھی پاک دامن رہیں گی، اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کریں گی۔

ماں باپ کی نافرمانی کا وبال-ایک عبرت ناک واقعہ

”بَرُّوْا اٰبائَکُمْ تَبَرُّ کُمْ اَبْنَاؤُ کُمْ“ اپنے ماں باپ کے ساتھ تم اگر حسنِ سلوک، احسان اور بھلائی کا معاملہ کروگے تو تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے گی۔

کئی صدیوں پہلے ایک عالم قاضی ابوعلی تنوّجی کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

"نشوار المحاضرۃ" اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ: ایک مرتبہ ایک بیٹے نے اپنے باپ کے پاؤں میں رسی ڈالی اور کھینچ کر گھر سے باہر لے گیا، جب ایک مخصوص جگہ تک پہنچا تو باپ کہتا ہے: بیٹا! بس اب آگے نہ لے جائیو، بیٹا کہتا ہے: کیوں ابا جان؟ تو باپ نے کہا: میں نے بھی اپنے باپ کے پاؤں میں رسی باندی تھی اور ان کو کھینچ کر یہاں تک لایا تھا، آج تو بھی میرے ساتھ وہی معاملہ کر رہا ہے۔

اور نالے کے اندر پھینکا

حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم نے ایک واقعہ سنایا کہ: دیوبند میں ایک مٹھائی والے نے ان کو بتلایا کہ: فلاں دکان دار جب جوان تھا تو ایک مرتبہ اس کا باپ دکان پر بیٹھا ہوا تھا، یہ آیا اور اپنے باپ کو پکڑ کر دکان کے پاس نیچے نالی کے اندر گرایا، اس کے بعد باپ کا تو انتقال ہوگیا، اس کی اولاد میں لڑکے نہیں تھے، چار لڑکیاں ہی تھی، میں سوچتا رہتا تھا کہ علما اور بزرگوں سے سنا ہے کہ: آدمی اپنے ماں باپ کے ساتھ جیسا معاملہ کرتا ہے ویسا ہی معاملہ اولاد بھی اس کے ساتھ کرتی ہے، اور اس کے لڑکے تو ہیں نہیں، اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ اس نے اپنے باپ کو اس طرح گرا کر نالی کے اندر پھینکا ہے، اب پتہ نہیں اس کا معاملہ کیا ہوگا؟ پھر اس نے کہا کہ: ایک روز میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس کی ایک لڑکی برقعہ پہنے ہوئے آئی، اور اس بوڑھے کو اسی طرح گرا کر نالے کے اندر پھینکا جس طرح اس نے اپنے باپ کو گرا کر نالی کے اندر پھینکا تھا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بہر حال! میں عرض کر رہا تھا کہ: قدرت کا ایک نظام ہے: ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''، اور اسی کا اثر یہ ہے کہ آدمی برائی کرنے سے رک جاتا ہے، اور حضورِ اکرم ﷺ نے برائیوں سے روکنے کے لیے تعلیم دینے کا جو طریقہ اختیار کیا اس میں بھی اس پہلو کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

ایک نوجوان کا قصہ اور حضورِ اکرم ﷺ کی شفقت

ایک مرتبہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت دیجیے، نبیٔ کریم ﷺ کی شفقت اور محبت پر قربان جایئے، ہمارے پاس آکر اگر کوئی ایسا بولے تو ہم لوگ اس کی مار پٹائی کرنا شروع کر دیں گے، نبیٔ کریم ﷺ نے اس کو بٹھا کر کہا: اچھا یہ بتلاؤ! تم یہ زنا کا جو مطالبہ کر رہے ہو تو کسی عورت کے ساتھ ہی یہ معاملہ کرو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا! اگر ایسا ہی معاملہ کوئی آدمی تمہاری بہن کے ساتھ کرے تو تمہیں یہ چیز گوارا ہوگی؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے پھر کہا: اچھا ایسا ہی معاملہ کوئی آدمی تمہاری ماں کے ساتھ کرے تو تمہیں یہ چیز گوارا ہوگی؟ اس نے کہا: نہیں، تمہاری خالہ کے ساتھ کرے تو تمہیں یہ چیز گوارا ہوگی؟ اس نے کہا: نہیں، تمہاری پھوپھی کے ساتھ کرے تو یہ چیز گوارا ہوگی؟ اس نے کہا: نہیں، پھر حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی جس کے ساتھ ایسا کرنا چاہو گے وہ بھی تو آخر کسی کی بہن، کسی کی ماں، کسی کی خالہ، کسی کی پھوپھی ہوگی، فوراً اس نے کہا: میں نہیں کروں گا، پھر حضورِ اکرم ﷺ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نے اس کے سینے پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور کہا: یا اللہ! اس کے قلب سے میل کچیل دور فرما۔ اس واقعہ کو نقل کرنے والے صحابی فرماتے ہیں کہ: اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ کبھی اس نوجوان کی نظر نیچے سے اوپر نہیں اٹھتی تھی، حضور ﷺ کی دعا کا یہ اثر تھا۔ (مسند احمد ۵/۲۵۶)

صحبت کی لذت سے محروم کر دیے جاؤ گے

ایسی ایک اَور روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "لا تَزْنُوْا فتَذْهَبَ لَذَّةُ نِسَائِكُمْ، وَعِفُّوْا تَعِفُّ نِسَائُكُمْ، إِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ زَنُوْا فزَنَتْ نِسَائُهُمْ" (کشف الخفاء ۲/۷۹) تم زنا کا ارتکاب نہ کرو ورنہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کی لذت سے محروم کر دیے جاؤ گے۔ عام طور پر جو آدمی زنا کا ارتکاب کرتا ہے اس کو اپنی بیوی کے ساتھ جو پاکیزہ لطف آنا چاہیے اس سے وہ محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور آگے فرماتے ہیں: تم پاک دامنی اختیار کرو تو تمہاری عورتیں بھی پاک دامنی اختیار کریں گی۔ پھر فرمایا: فلاں قبیلے والے زنا کے اندر مبتلا ہوئے تو ان کی عورتیں بھی زنا کار بن گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرما دی

خلاصہ یہ ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے عفت اور پاک دامنی کی بڑی تاکید فرمائی ہے، احادیث کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اس کی طرف خاص متوجہ کیا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

’’ترمذی شریف‘‘ میں ایک واقعہ ہے جو نبیٔ کریم ﷺ نے اگلی امت کا بیان کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: یہ واقعہ میں نے حضورِ اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں سنا، دو مرتبہ نہیں سنا، تین مرتبہ نہیں سنا، سات مرتبہ نہیں، اس سے زیادہ مرتبہ سنا یعنی سات مرتبہ سنا ہوتا تب بھی میں بیان نہ کرتا، اس سے زیادہ مرتبہ سنا ہے، اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ: نبیٔ کریم ﷺ اپنی امت کو، صحابہ کو اور اپنے مخاطبین کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرنے کے لیے واقعات وغیرہ کی مثالیں دے کر سمجھانے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، ہم اور آپ جو بیان کرنے والے ہوتے ہیں وہ ایک دو مرتبہ کوئی واقعہ بیان کر دیتے ہیں، تو اس کے بعد یوں سمجھتے ہیں کہ تیسری مرتبہ بیان کروں گا تو لوگوں کو شاید میری صلاحیت کے اوپر شبہ ہوگا، کہ کیا اس کو اس کے علاوہ اَور کچھ آتا ہی نہیں؟۔

خیر! نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: بنو اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کا نام ’’کفل‘‘ تھا، ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی جس کے بچے فاقہ کا شکار تھے اور بھوکے مر رہے تھے، عورت نے آکر کفل سے کہا: میرے بچے بھوکے مر رہے ہیں، میری کچھ مدد کر، اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیے کہ تو مجھے بدکاری کرنے کی اجازت دے، عورت نے وہ ساٹھ دینار لیے، اس کے بعد شرط کے مطابق بدکاری کی تیاری کر کے اس کے سامنے بیٹھنے لگا تو اس عورت کے اوپر لرزہ طاری ہو گیا اور کپکپی آگئی، جب بہت کپکپانے لگی تو کفل نے اس عورت

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

سے یوں کہا: میں نے تیرے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں کی، زبردستی بھی نہیں کی، تو خوشی سے اس کے لیے تیار ہوئی تھی، پھر تیری یہ کیفیت کیوں ہے؟ اس عورت نے کہا: میری یہ کیفیت اس لیے ہے کہ ایسا کام میں نے زندگی میں نہیں کیا، آج بچوں کی وجہ سے میں مجبور ہوئی ہوں؛ اس لیے میری طبیعت اس کے لیے تیار نہیں ہے، یہ کہہ کر وہ بے اختیار رو پڑی، اس آدمی نے جب یہ کیفیت دیکھی تو اس کو بھی آج تک کی اپنی زندگی پر افسوس ہوا، اور اس نے فوراً توبہ کی اور ساٹھ دینار جو دیے تھے وہ بھی معاف کر دیے، پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ بنو اسرائیل کے ساتھ قدرت کا دستور یہ تھا کہ کوئی آدمی جب گناہ کرتا تھا تو صبح کو اس کے دروازے کی چوکھٹ پر وہ گناہ بھی لکھا ہوا ہوتا تھا، کہ آج اس نے (سیاہ وسفید) یہ یہ کیے ہیں، اور اگر کوئی آدمی توبہ کرتا اور اس کی توبہ قبول ہو جاتی تو وہ بھی قدرت کی طرف سے لکھا جاتا۔ لوگوں کو اس واقعہ کا پتہ نہیں تھا، لوگ تو سمجھتے تھے کہ یہ بڑا بدکار آدمی ہے، جب اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ: اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرما دی، لوگ تعجب کرنے لگے کہ اس کی مغفرت کیسے ہو گئی؟ وہ تو بڑا بُرا آدمی تھا؛ لیکن ان کو اس کا یہ معاملہ معلوم نہیں تھا۔ (ترمذی شریف ۲/ ۷۶)

یہ پیغمبرانہ صفت ہے

لہٰذا یہ صفت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے، یعنی اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اور خاص کر کے جب گناہوں کے اسباب اور وسائل سامنے آجائیں تو ایسے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

موقع پر اپنے آپ کو بچا لینا یہ پیغمبرانہ صفت ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ''احیاء العلوم'' کے اندر ایک واقعہ لکھا ہے کہ:
حضرت سلیمان بن یسارؒ تابعین میں سے ہیں، بڑے حسین اور جمیل تھے، مدینۂ منورہ میں رہتے تھے، فقہائے مدینہ میں ان کا شمار ہے، ایک مرتبہ حج کے موقع پر اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مدینۂ منورہ سے حج کے ارادہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، راستے میں مقام ''ابواء'' پر ٹھہرے، ان کا ساتھی کھانا خریدنے کے لیے بازار گیا، جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ایک پہاڑی تھی، اور اس پہاڑی کی چوٹی کے اوپر بدّو کا مکان تھا، ایک بدوی عورت نے - جو بڑی حسین وجمیل تھی - ان کو دیکھا تو ان پر فریفتہ ہوگئی، اور جب اس نے دیکھا کہ ان کا ساتھی کہیں گیا ہوا ہے اور یہ اکیلے ہیں تو وہ پہاڑ سے نیچے اتر کر آئی، اور ان کے سامنے آکر اس نے اپنا چہرہ کھول دیا، ''كَأَنَّهَا قِطْعَةُ قَمَر'' گویا وہ بالکل چاند کے ٹکڑے کی طرح تھی، اور کچھ کہنے لگی، یہ تو اس کو دیکھ کر ہی گھبرا گئے تھے، وہ کچھ بولی تو یہ سمجھے کہ کھانا لینے آئی ہے، انہوں نے کھانا تلاش کر کے دینے کی کوشش کی، اس نے کہا: مجھے کھانا نہیں چاہیے، مجھے تو آپ سے وہ چیز چاہیے جو ایک عورت مرد سے چاہتی ہے، انہوں نے کہا: تجھے شیطان نے میرے پاس بھیجا ہے، اسی وقت اپنا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ کر زور زور سے بے تحاشا رونے لگے، جب انہوں نے اس طرح زور زور سے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

رونا شروع کیا تو وہ عورت بھی گھبرا گئی کہ کہیں رسوائی نہ ہوجائے؛ لہٰذا وہ بھاگ گئی، ان کے ساتھی جو کھانا خریدنے بازار گئے تھے وہ جب آئے تو دیکھا کہ ان کا چہرہ پھولا ہوا ہے، آنکھیں سرخ ہیں اور رو رہے ہیں، پوچھا: کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: بال بچے یاد آ گئے، ساتھی نے کہا: نہیں؛ بلکہ دوسری کوئی بات ہے، سچ سچ بتاؤ! بال بچے یاد آنے پر کوئی آدمی اتنا نہیں روتا ہے، تمہاری یہ جو کیفیت ہے وہ تو کچھ اَور ہی بتلا رہی ہے، جب ساتھی نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے بتلا دیا کہ، یہ صورتِ حال ہوئی، یہ سن کر ساتھی بھی رونے لگا، انہوں نے پوچھا: بھائی تو کیوں روتا ہے؟ ساتھی نے کہا: اللہ کا شکر و احسان ہے کہ میں نہیں تھا؛ ورنہ ایسی حالت میں مَیں تو مبتلا ہی ہوجاتا، مَیں اس پر رو رہا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری حفاظت کرلی۔

پھر جب مکۂ مکرمہ پہنچے تو طواف سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ میں چادر میں لپٹے ہوئے بیٹھے تھے، اور چوں کہ تھکے ہوئے تھے؛ اس لیے اسی حالت میں آنکھ لگ گئی، تو حضرت یوسف –علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام– کو خواب میں دیکھا، حسین نوجوان تھے، سلیمان بن یسار نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مَیں یوسف ہوں، پوچھا: کون یوسف صدیق؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، سلیمان بن یسار نے کہا: آپ کا معاملہ زلیخا کے ساتھ بڑا عجیب وغریب ہے! اس کے جواب میں حضرت یوسف –علی نبینا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

وعلیہ الصلوۃ والسلام- نے کہا: وہ ابواء والی عورت کے ساتھ تمہارا معاملہ اس سے زیادہ عجیب ہے۔

ایک نوجوان کا سبق آموز واقعہ

ایک کتاب ”الترغیب والترھیب“ ہے۔ اس نام کی دو کتابیں ہیں: ایک تو حدیث کی علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، اور دوسری سلوک وتصوف میں علامہ عبداللہ بن اسعد یافعی کی ہے، علامہ یافعی نے اس کتاب میں دو واقعات لکھے ہیں:

آدمی کی زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ جہاں عفت اور پاک دامنی کی اس صفت میں قدرت کی طرف سے آدمی کو آزمایا جاتا ہے، جب ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں تو بعض آدمی تو وہ ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو برائی میں مبتلا کرنے کے لیے ایسے مواقع کی تلاش ہی میں رہتے ہیں؛ لیکن بعض اللہ کے بندے ایسے ہمت والے ہوتے ہیں کہ جب انہیں ایسے حالات سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی ان کی بہت ہی قدر و قیمت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں دو واقعے اس کتاب ”الترغیب والترھیب“ میں لکھے ہیں:

چناں چہ لکھا ہے کہ: ایک نوجوان تھا، جس کے لباس اور جسم میں سے ہمیشہ مُشک وعنبر کی خوشبو آیا کرتی تھی، جب بھی دیکھو مہک رہا ہے، کسی نے کہا: تم بھی عجیب آدمی ہو، خوشبو کے لیے اتنی فضول خرچی کرتے ہو، ہمیشہ خوشبو کا اتنا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اہتمام کرتے ہو اور اس کے لیے اتنے پیسے فضول خرچ کرتے ہو؟ اس نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک ایک پائی بھی خوشبو کے لیے استعمال نہیں کی، اس نے کہا: پھر یہ خوشبو کیسی؟ تو نوجوان نے کہا: اس کا ایک راز ہے اور وہ راز میں نہیں بتاؤں گا، اس نے کہا: نہیں، ضرور بتاؤ! آدمی کا مزاج ہے "اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ فِیْمَا مُنِعَ" آپ کہہ دیں کہ: نہیں بتاؤں گا، تو پیچھے پڑ جائیں گے کہ بتانا ہی پڑے گا، اس نے بھی جب اصرار کیا تو جوان نے کہا:

بات دراصل یہ ہے کہ میرے والد کی گھریلو سامان بیچنے کی ایک دکان تھی، ایک مرتبہ ایک بڑھیا آئی اور اس نے بہت کچھ سامان خریدا، میں بھی دکان پر تھا، حسین وجمیل تھا، جب سامان خرید چکی تو اس بڑھیا نے میرے ابا سے یوں کہا کہ: اس سامان کی قیمت لینے کے لیے تمہارے بیٹے کو میرے ساتھ گھر بھیج دو، چناں چہ میں اس کے ساتھ چلا گیا، جب گھر دیکھا تو بڑا شاندار، خوبصورت اور عالیشان تھا، اس گھر کے اندر ایک عالیشان اور خوبصورت کمرے میں ہم داخل ہوئے، وہاں ایک تخت کے اوپر ایک حسین وجمیل نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی، وہ مجھے دیکھتے ہی میری طرف مائل ہوئی اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگی، میں تو گھبرا گیا اور میں نے اپنے آپ کو بچانا چاہا؛ لیکن وہ مجھے اپنی طرف کھینچتی اور مائل کرتی رہی، مجھے اس موقع پر کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آئی سوائے اس کے کہ میں نے اس سے یوں کہا کہ: مجھے قضائے حاجت کی ضرورت ہے، اس نے اپنی خادماؤں،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نوکرانیوں اور باندیوں سے کہا کہ: جلدی سے بیت الخلاء صاف کردو، اس زمانے کے جو بیت الخلاء ہوتے تھے وہ آج کل کے فلش کی طرح نہیں ہوتے تھے، چناں چہ صفائی کردی گئی اور اس عورت نے کہا کہ: تم اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاؤ، مَیں اندر گیا اور میں نے حاجت پوری کی، اور پھر اپنا پائخانہ خود ہی اپنے ہاتھ سے لے کر اپنے جسم اور کپڑوں پر مَل لیا، جب باہر نکلا تو مجھے دیکھ کر وہ عورت ایک دم غصہ ہوگئی، اور اس نے اپنی باندیوں سے کہا: یہ پاگل کہاں سے آگیا؟ اس کو یہاں سے نکال دو، چناں چہ مجھے نکال دیا گیا، اس وقت میرے پاس ایک درہم تھا، میں نے اس سے ایک صابن خریدا، نہر پر گیا اور غسل کیا، کپڑے دھوئے اور سکھا کر پہن لیے۔ رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ: ایک فرشتہ انسانی شکل کے اندر آیا اور کہا: میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں، اور آج جس طرح تو نے اپنے آپ کو گناہ سے بچایا اس پر تم کو جنت کی بشارت دی جاتی ہے، اور اس کے ہاتھ میں خوشبو تھی، اس نے میرے کپڑوں اور جسم پر مَلی، اور کہا: جس طرح تم نے اس گناہ سے بچانے کے لیے اپنے آپ کو نجاست کے اندر ملوث کیا تھا، اس کا بدلہ قدرت کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب صبح اٹھا ہوں تو مجھ میں سے خوشبو آرہی تھی، اور اس دن سے لے کر آج تک اسی طرح خوشبو آرہی ہے۔

ایک اَور نوجوان کا قصہ

علامہ یافعیؒ نے ایک اَور قصہ ذکر کیا ہے: ایک نوجوان بڑا مالدار تھا، برائیوں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اور بدکاریوں میں پیسہ خرچ کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ ایک عورت کے بچے فاقہ کا شکار ہونے کی وجہ سے پریشان تھے، ان کے یہاں تین دن سے فاقہ تھا، بچوں کی یہ تکلیف اور بھوک جب اس عورت سے دیکھی نہیں گئی تو اس نے اپنی پڑوسن سے اچھا لباس لے کر پہنا اور گھر سے باہر نکلی، اس کو اس حالت میں دیکھ کر اس نوجوان نے اس کو اپنے پاس بلایا اور بدکاری کی خواہش کا اظہار کیا، اس عورت نے رونا شروع کیا اور کہا: جب تو نے بلایا تو میں سمجھی کہ میرے ساتھ کوئی بھلائی کا سلوک کرے گا؛ لیکن تو میرے ساتھ بدکاری کرنے کی بات کرتا ہے؟ میں ایسی عورت نہیں ہوں، میرے بچے تین دن سے بھوکے ہیں، ان کی بھوک مجھ سے دیکھی نہیں گئی؛ اس لیے مجبور ہو کر میں گھر سے باہر نکلی ہوں، اس نوجوان نے اس کو پیسے دے دیے اور آج تک کی اپنی جو حرکتیں تھیں اس پر اس کو ندامت ہوئی اور توبہ کی۔

اس کی عادت یہ تھی کہ جو بھی گناہ کرتا تھا اپنی ایک کاپی میں اس کو لکھ لیا کرتا تھا، آج جب اپنے گھر آیا اور اپنی ماں کو یہ واقعہ بیان کیا تو اس کی ماں بہت خوش ہوئی، کہ آج تک تو میں تجھے روکتی تھی؛ لیکن تو باز نہیں آتا تھا، آج تو نے ایک اچھا کام کیا ہے اس کو بھی اپنی کاپی میں لکھ لے، اس نے کہا: کاپی میں جگہ نہیں ہے، کاپی گناہوں سے بھر چکی ہے، اس کی ماں نے کہا: حاشیہ میں لکھ لے، ماں کا اصرار تھا اس لیے حاشیہ میں لکھ لیا، اور پھر رات کو سویا تو اپنی حالت پر ندامت کے ساتھ توبہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے سویا، صبح کو جب اٹھا تو پوری کاپی سفید تھی اور صرف

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

وہی ایک واقعہ – جو حاشیہ پر لکھا ہوا تھا – موجود تھا، اور اس کے اندر آیت لکھی ہوئی تھی: اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ہود: ۱۱۴) کہ نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی پاک دامنی

بہرحال! یہ عفت اور پاک دامنی ایک ایسا وصف ہے جو اسلامی تعلیمات میں بہت اہم مقام رکھتا ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے، ہمارے دورِ اول میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم جب ملکوں کو فتح کرنے کے لیے نکلے تو ان کو باز رکھنے کے لیے دشمنوں کی طرف سے جو مختلف تدابیر اور سازشیں کی گئیں، اس میں یہ بھی تھا کہ نوجوان حسین لڑکیوں کو ان کے سامنے پیش کیا گیا؛ لیکن وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی نگاہوں کو نیچا رکھتے ہوئے وہاں سے گذر گئے اور اپنی حفاظت کر لی۔

آج کا موضوع

بہرحال! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اسلام نے جہاں زنا، بدکاری اور فواحش سے منع کیا ہے، وہیں اس کے اسباب سے بھی روکا ہے، اور اس کے اسباب سے روکنے ہی کے ذیل میں یہ عنوان ہے کہ: پرائی عورت اور بے ریش (بے داڑھی) حسین لڑکے کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔

محرم اور نامحرم عورتیں

عورتوں کی دو قسمیں ہیں: ایک نامحرم ہوتی ہے اور دوسری محرم ہوتی ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

''محرم'' وہ عورت کہلاتی ہے جس کے ساتھ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں نکاح درست نہ ہو، ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، جیسے: ماں، دادی، نانی، بیٹی، بہن، پوتی،نواسی، بھتیجی، بھانجی وغیرہ؛ یہ سب عورتیں محرم کہلاتی ہیں اوران سے پردہ نہیں ہے۔ اورایسی عورت کہ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں اس کے ساتھ نکاح حلال ہو چاہے ابھی کسی وجہ سے حلال نہ ہو، اسے ''نامحرم'' کہتے ہیں، جیسے: ایک عورت کسی دوسرے مرد کے نکاح میں ہے، ایک آدمی کے نکاح میں ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ دوسرے کا نکاح درست نہیں ہے؛ لیکن اگر وہ طلاق دے دے اور عدت گذر جائے اور کوئی دوسرا رشتہ نہیں ہے تو اس کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے، مطلب یہ ہے کہ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں جس عورت کے ساتھ نکاح درست ہو اس عورت کو نامحرم کہتے ہیں، اوراس کو بلاضرورت شرعیہ دیکھنا حرام ہے۔

ہمارے معاشرہ میں پھیلا ہوا ایک بڑا گناہ

عورتوں میں چند رشتے ایسے ہیں جن کو نامحرم ہونے کے باوجود ہمارے معاشرے میں محرم سمجھا جاتا ہے، جیسے: چچی اور ممانی۔ چچی، یعنی چچا کی بیوی، اور ممانی، یعنی ماموں کی بیوی، تو چچی اور ممانی بھی نامحرم ہیں، محرم نہیں، وہ چچا کے نکاح میں ہے، چچا اگر طلاق دے دیں اوران کی عدت گذر جائے اور دوسرا رشتہ نہ ہو تو اس صورت میں چچی کے ساتھ نکاح درست ہوگا، یہی حال ممانی کا ہے، ہاں! پھوپھی اور خالہ محرم ہیں، اسی طرح چچا کی لڑکیاں (چچازاد بہنیں) ماموں کی لڑکیاں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

(ماموں زاد بہنیں) پھوپھی کی لڑکیاں (پھوپھی زاد بہنیں) خالہ کی لڑکیاں (خالہ زاد بہنیں)؛ ان چاروں قسم سے بھی ہمارے سماج، ہمارے معاشرے اور ہماری سوسائٹی میں پردے کا اہتمام کیا نہیں جاتا؛ حالاں کہ یہ بھی نامحرم ہیں، اور ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے؛ بلکہ ان سے تو ملنے جلنے کی نوبت زیادہ آتی ہے؛ اس لیے ان سے پردہ کرنا اَور زیادہ ضروری ہے۔

جن کے شوہر سفر میں ہوں

حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَ لَا تَلجُوْا عَلَى الْمُغِيبَاتِ" (مشکوۃ:۲۶۹) ایسی عورتیں جن کے شوہر غیر حاضر ہوں، سفر میں ہوں، ایسی عورتوں کے پاس مت جایا کرو؛ کیوں کہ ان کے شوہروں کی غیر حاضری کی وجہ سے طبیعتوں کے اندر بھی ایک کشش اور طبعی میلان پیدا ہوتا ہے، ایسی عورتوں کے پاس جب تنہائی میں آدمی جاتا ہے تو نفس اور شیطان بھی آدمی کو گناہ کے لیے اُبھارنے کا کام کرتے ہیں، اور وہاں اسباب زیادہ ہیں اور کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے؛ اس لیے کسی نے پوچھا: "يَا رسولَ اللّٰه! أَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قال: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ" (بخاری، ح:۳۹۳۴) اے اللہ کے رسول! دیور (شوہر کا بھائی) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے، یعنی جیسے موت سے بھاگا جاتا ہے ایسے ہی دیور سے بھاگنا چاہیے؛ اس لیے کہ پرائے آدمی کو برائی کے اندر مبتلا ہونے کے لیے تدبیریں بھی کرنی پڑیں گی،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اور یہ تو گھر کا فرد ہے، ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے'' اگر خدا نہ کرے آنکھ لڑ گئی اور برائی میں مبتلا ہو گئے تو زندگی بھر برائیاں ہوتی رہیں گی اور پتہ بھی نہ چلے گا، اور یہ قول اکبر الٰہ آبادی:

پردہ دری کا یہ نتیجہ نکلا		جسے سمجھتے تھے بیٹا وہ بھتیجہ نکلا

جیسا معاملہ ہو جائے گا۔

یہ چیز پاکیزگی کا ذریعہ ہے

بہرحال! شریعت نے پردے کا حکم دیا ہے ''غَضِّ بَصَر'' یعنی پرائی عورت کی طرف دیکھنے سے بچنا، شریعت نے دیکھنے تک کی اجازت نہیں دی۔ اسی سلسلے میں میں پہلی آیت علامہ نووی نے پیش کی: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ، ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ (النور:۳۰) ''اے نبی! آپ ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ چیز ان کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ ہے''۔ اور آگے فرمایا: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (النور:۳۱) ''اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں''۔

دیکھیے! قرآن پاک کا عام مزاج اور دستور یہ ہے کہ: جب کوئی حکم دیا جاتا ہے تو اس میں سب کو ایک ساتھ خطاب کیا جاتا ہے، مَردوں کو الگ اور عورتوں کو الگ خطاب نہیں کیا جاتا، جیسے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو) کہہ دیا، اس

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

میں مرد بھی آ گئے اور عورتیں بھی آ گئیں؛ لیکن یہ ایک حکم ایسا ہے جس میں مَردوں کو الگ مخاطب کیا گیا اور عورتوں کے لیے الگ آیت نازل فرمائی ہے، اِس سے اس حکم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، نگاہوں کو نیچا رکھنے کا حکم کتنا اہم ہے۔

بدنظری کی وجہ سے چہرے کا نور ختم ہوجاتا ہے

نبیٔ کریم ﷺ یہاں تک فرماتے ہیں لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوْجَكُمْ أَوْ لَيَكْسِفَنَّ اللّٰهُ وُجُوْهَكُمْ (الترغیب ۳/ ۲۵) ''اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو؛ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کا نور ختم کردے گا''۔

''کسوف'' سورج گرہن کو کہتے ہیں، پس جیسے سورج کو گرہن لگ جاتا ہے تو اس کا نور ختم ہوجاتا ہے، اسی طرح جو آدمی بدنظری میں مبتلا ہوتا ہے وہ چاہے کیسا ہی حسین ہو؛ لیکن اس کے چہرے پر رونق نہیں ہوتی۔

اس کو بدنگاہی سے بچنا ہی پڑے گا

آج بڑے افسوس کے ساتھ ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ: یہ بدنظری کا گناہ ایسا عام ہوچکا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں، اور مصیبت یہ ہے کہ دورِ حاضر کی جو تہذیب ہے- عام بے حیائی، فحاشی، عریانی، عورتوں کا گھروں سے باہر نکلنا- اس کے نتیجے میں بقول مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم: ''آنکھوں کو پناہ ملنی مشکل ہے'' یعنی آدمی باہر جائے تو آنکھوں کا بچانا مشکل ہوگیا ہے؛ لیکن بہر حال جس کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی ہو، اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے دل میں بٹھانا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہو، اپنے دل کی اصلاح مقصود ہو اور اپنے قلب میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا مطلوب ہو، تو اس کو بدنگاہی سے بچنا ہی پڑے گا۔

بدنظری کے ساتھ قلب کی اصلاح نہیں ہوسکتی

بزرگوں نے لکھا ہے کہ: تمام صوفیاء کا اتفاق ہے کہ بدنظری کے ساتھ قلب کی اصلاح نہیں ہوسکتی، حالاں کہ اس سے بھی بڑے بڑے دوسرے گناہ ہیں؛ لیکن یہ گناہ ایسا ہے کہ اس کی نحوست کی وجہ سے جب تک وہ بدنظری کے اندر مبتلا رہتا ہے اس کا قلب کبھی سدھر نہیں سکتا، آدمی کے دل کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ قائم اور استوار ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے آپ بیتی کے اندر لکھا ہے کہ: بہت سے ذاکرین ایسے ہیں کہ ذکر کرنے کے نتیجے میں ان کے دلوں میں نور پیدا ہوا؛ لیکن بدنظری کا شکار ہوئے اور اس سے محروم کر دیے گئے۔

عبادت کی لذت کیوں حاصل نہیں ہوتی؟

آج کل ہم لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، تسبیحات کا اہتمام کرتے ہیں اور ساری چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں؛ لیکن نماز، تسبیحات اور تلاوت کی جو لذت ہمیں حاصل ہونی چاہیے وہ نہیں ہوتی، اس کی جو مختلف وجوہات ہیں ان میں سے ایک بڑی وجہ یہ بدنظری ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بڑا خطرناک روگ

بدنظری بڑا خطرناک روگ ہے، اور ایسا روگ ہے کہ لگنے کے بعد جانا بھی مشکل ہے، ایک آدمی زنا کاری کرے تو زنا کاری کے لیے کچھ اسباب بھی ہونے چاہیے، مثلاً: جسم میں قوت چاہیے؛ لیکن یہ بدنظری ایسا گناہ ہے کہ بقول حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ: بدنظری ایسی بیماری ہے کہ قبر میں پاؤں لٹکے ہوئے ہیں، آدمی بوڑھا ہو چکا ہے پھر بھی وہ نہیں جاتی، بوڑھے بوڑھے بھی بھانپو (نظر باز) بنے ہوئے ہیں، یعنی ذرہ برابر حیا اور مروت نہیں رہی، اس کو گناہ بھی نہیں سمجھتے، اس گناہ کی شناعت وقباحت اور اس کی برائی دلوں سے نکل چکی ہے، کسی جگہ بیٹھے ہیں اور ماں بیٹیاں گذر رہی ہیں تب بھی دیکھنے میں ذرا باک نہیں سمجھا جاتا۔ اور یہ گناہ ایسا ہے کہ آدمی چپکے سے کرلے تو کسی کو پتہ بھی نہ چلے، بقول حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ: ''مولوی صاحب مولوی صاحب رہے، قاری صاحب قاری صاحب رہے'' مطلب یہ ہے کہ اس گناہ کو کرتے ہوئے عام طور پر پتہ نہیں چلتا، آپ چپکے سے کسی کی طرف دیکھ لیں گے تو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

بہر حال! بڑا خطرناک روگ ہے، اسی لیے اس گناہ سے روکنے کے لیے خاص طور پر باری تعالیٰ فرماتے ہیں، گویا قرآن کریم کے اندر اس گناہ کا علاج بتایا گیا: يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (المؤمن:۱۹) ان شاء اللہ اس علاج کی تفصیل آگے آئے گی۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اعضائے بدن اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسراء:۳۶)

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: بے شک کان اور آنکھ اور دل؛ یہ سب کے سب وہ اعضاء ہیں جن کی کارگذاری کے متعلق اللہ تعالیٰ کے یہاں سوال کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا، جسم عطا فرمایا اور جسم میں مختلف اعضاء مختلف صلاحیتوں والے ہمیں نصیب کیے: آنکھ دیکھنے کے واسطے دی، کان سننے کے واسطے دیے، زبان بولنے کے لیے دی، ہاتھ پکڑنے کے لیے دیے، پاؤں چلنے کے واسطے عطا کیے، کھال کے اندر احساس کا مادہ رکھا کہ گرمی سردی وغیرہ کو ہم محسوس کر سکتے ہیں، دماغ سوچنے کے لیے دیا، دل کے اندر جذبات پیدا فرمائے، جسم کے اندر مختلف قسم کی یہ مشینیں قدرت کی طرف سے فِٹ (Fit) کی گئی ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانتیں ہیں، انسان ان چیزوں کا مالک نہیں ہے؛ بلکہ یہ سب کچھ اللہ کی ملک ہیں، ہمیں ایک وقتِ مقررہ تک ان کے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اور یہ ہمارے پاس عاریت اور مانگے کی چیز ہے، ہم ان کو اس کے مالک کی ہدایتوں کے مطابق استعمال کریں، جہاں جہاں استعمال کرنے کا حکم دیا ہے وہاں ان چیزوں کو ہمیں استعمال کرنا ہے، اور جہاں استعمال کرنے سے منع کیا ہے ان سے ہمیں اپنے آپ کو باز رکھنا ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بدنظری کیوں منع ہے

آنکھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، یوں سمجھیے کہ یہ ایک کیمرہ ہے، جس کے ذریعے سے مختلف تصویریں اور مختلف مناظر دل ودماغ میں جاکر وہاں کے حفاظت خانے اور میمری (Memory) کے اندر محفوظ ہوجاتے ہیں، اور یہ جو مناظر آنکھ کے ذریعہ سے اندر پہنچتے ہیں وہ آدمی کے دل کے اندر مختلف قسم کے جذبات پیدا کرتے ہیں:

اگر آنکھ کے ذریعہ آپ نے کعبۃ اللہ کو دیکھ لیا تو جس وقت ہماری آنکھیں کعبۃ اللہ کو دیکھ رہی ہوتی ہیں اس وقت ہمارے دل کے جذبات اور اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ کی عظمت ومحبت ہوتی ہے، اور ایسے ایسے جذبات ہوتے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، اور آدمی خواہش مند ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ چیز نصیب کرے۔

ماں باپ کو، اپنے بڑوں کو، اساتذہ کو اور اہل اللہ کو جب ہم دیکھتے ہیں اس وقت دل کی کیفیت کچھ الگ ہوتی ہے، یہ مناظر اور تصویریں جب آنکھ کے ذریعے سے اندر پہنچتی ہیں تو اس کے اثرات الگ ہوتے ہیں۔

بیماروں کو، دکھیوں اور پریشان لوگوں کو جب ہم دیکھتے ہیں اور یہ مناظر اور یہ تصویریں آنکھ کے ذریعے سے ہمارے دل ودماغ تک پہنچتی ہیں، تو ہمارے جذبات کے اندر ایک رحم کا مادہ ابھر آتا ہے، گویا رحم کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ ہم ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کریں، ہماری طرف سے کوشش ہوتی ہے کہ ان کو ہم اپنی طرف سے جیسی بھی راحت پہنچا سکتے ہوں پہنچائیں۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کسی کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ کسی کے ساتھ ظلم کر رہا ہے، بے جا اس کی ظالمانہ طور پر پٹائی کر رہا ہے، جب اس منظر کو دیکھتے ہیں اور یہ تصویر آنکھ کے ذریعے سے دل و دماغ میں پہنچتی ہے، تو جس کے ساتھ ظلم کیا جا رہا ہے اس کے ساتھ جذبۂ ترحُّم (رحم کھانے کا جذبہ) اور جو ظلم کرنے والا ہے اس کے ساتھ جذبۂ تنفُّر (نفرت کرنے کا جذبہ) ہمارے نفس کی کیفیت ہوتی ہے۔

بتلانے کا مقصد یہ ہے کہ، یہ سارے مناظر اور یہ ساری تصویریں ایسا نہیں ہے کہ آنکھ کے ذریعے سے اندر پہنچ گئیں اور اس کا کوئی اثر نہیں ہوا؛ بلکہ مختلف اثرات ہوتے ہیں، اسی طرح اجنبی عورتیں، حسین عورتیں، حسین چہروں کے اوپر جب نظر پڑتی ہے اور دل میں یہ مناظر پہنچتے ہیں، تو شہوت کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ابھارتے ہیں، اور اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لیے آمادہ کرتے ہیں۔ یہ ہماری آنکھیں ایک ایسا کیمرہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے منتقل ہونے والے یہ سارے سین، سارے مناظر اور ساری تصویریں اندر جا کر اپنا اثر دکھلاتی ہیں، اور انہی اثرات کے مطابق شریعت کی طرف سے ہمیں دیکھنے اور نہ دیکھنے کے متعلق ہدایتیں دی گئی ہیں، بعض چیزوں کے دیکھنے کی ترغیب دی گئی اور بعض چیزوں کے دیکھنے سے روکا گیا۔

آنکھ عجیب و غریب نعمت

آنکھ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اور ایسی عجیب و غریب نعمت ہے کہ جس

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کے پاس یہ نعمت نہیں ہے اس سے ہم پوچھیں کہ: بھائی! یہ کیسی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے؟ سائنس دانوں کی تحقیق ہے، حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ: یہ آنکھ کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو اعصاب اور سنایو رکھے ہیں، آدمی جب اندھیرے سے روشنی میں آتا ہے اور روشنی سے اندھیرے میں جاتا ہے، تو آنکھیں پھیلتی ہیں اور سکڑتی ہیں، اس پھیلنے اور سکڑنے میں ایک لمحہ کے اندر وہ نو میل کی مسافت طے کرلیتی ہیں؛ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ تو بہرحال! ان مناظر پر مختلف وعدے اور وعیدیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں دیے گئے ہیں۔

زوجین کو ایک دوسرے کو نگاہ محبت سے دیکھنے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: شوہر اگر اپنی بیوی کو نگاہِ محبت سے دیکھتا ہے، بیوی اپنے شوہر کو نگاہ محبت سے دیکھتی ہے، تو اللہ تعالیٰ دونوں کو نگاہ رحمت سے دیکھتے ہیں۔ (التدوین للرافعی ۲ / ۷ ۴)

نگاہِ محبت سے منع نہیں کیا گیا؛ لیکن جہاں کرنی چاہیے وہاں کرو، ہر جگہ نہیں۔ آج کل تو معاملہ الٹا ہو گیا، بیوی سامنے آرہی ہے تو اس سے نفرت کر رہے ہیں، اور اجنبی عورت آرہی ہے تو اس کے متعلق دل میں رحمت اور محبت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں، جس سے روکا گیا ہے وہ ہو رہا ہے، اور جو کرنا ہے اس سے اپنے آپ کو بچا رہے ہیں۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

گھر بیٹھے حجِ مبرور کا ثواب

حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مطیع اور فرماں بردار بیٹا (ماں باپ کی بات ماننے والا، ان کو راحت پہنچانے والا، جس کے دیکھنے سے ماں باپ بھی خوش ہوتے ہوں) جب ماں باپ کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے، مہربانی کے جذبات سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک نظر کے اوپر حجِ مبرور کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

جب کوئی ایسا انعام ظاہر ہوتا ہے جو بہت معمولی کام پر ظاہر کیا گیا ہو، اور یہ اندیشہ ہو کہ یہ کام تو بہت لوگ کریں گے تو ایسی صورت میں انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ انعام کو گھٹا دیتے ہیں، مثلاً: پہلے کو ملے گا دوسرے کو نہیں ملے گا، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "وَلَوْ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ" اللہ کے رسول! اگر دن میں سو مرتبہ اپنے ماں باپ کو اس طرح نظرِ رحمت سے دیکھے تو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ" (مکارم الاخلاق للخرائطی حدیث: ۲۱۵) اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بڑی اور پاکیزہ ہے، دن میں سو مرتبہ دیکھے گا تو سو حج مبرور کا ثواب ملے گا، کہیں عمرہ کرنے کے لیے جانے کی ضرورت نہیں، گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے، آپ گھر بیٹھے حجِ مبرور کا ثواب لے سکتے ہیں۔

بدنظری کے حرام ہونے کی ایک مثال سے وضاحت

مَیں یہ عرض کر رہا تھا کہ: ان مختلف مناظر کے اپنے اثرات ہیں، اور انہی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اثرات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کو دیکھنے اور نہ دیکھنے کے احکام دیے ہیں کہ: فلاں چیز آپ دیکھ سکتے ہیں، فلاں چیز آپ نہیں دیکھ سکتے، بیمار آدمی جس کو ہارٹ (Heart) کا حملہ ہوا ہو اور وہ اسپتال میں ہو، اور اس کو ملنے کے لیے جب لوگ جائیں گے تو ڈاکٹر پہلے سے ہدایت کر دیں گے کہ: دیکھو! کوئی اس کے سامنے آنسو مت نکالیو؛ ورنہ اگر تم نے اس کے سامنے آنکھیں ڈبڈبائیں تو اس کے دل پر اثر ہوگا پھر کہیں حملہ نہ ہو، دوسرا اٹیک (Attack) نہ ہو جائے، اور ایسا آدمی جس کے متعلق یہ خطرہ ہو کہ وہاں جا کر آہ وواویلا کرے گا تو اس کو جانے ہی نہیں دیا جاتا کہ اس کے لیے خطرہ ہے، اسی طرح جو چیزیں تمہارے لیے اور تمہارے دین اور ایمان کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں ان تمام چیزوں سے منع کر دیا گیا، نامحرم عورتوں اور بے ریش لڑکوں کو دیکھنے سے بھی جو منع کیا گیا اس کی وجہ یہی ہے۔

مَردوں کے لیے سب سے بڑا فتنہ

عام طور پر شیطان دنیا کے اندر جو فتنہ اور فساد پھیلاتا ہے اس کا ایک بڑا ہتھیار عورتیں ہیں، شیطان ان کو اپنے جال کے طور پر استعمال کرتا ہے، بخاری شریف کی روایت ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ“ (بخاری): میرے بعد میں نے مَردوں کے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے بڑھ کر نہیں چھوڑا۔ یہ ایک ایسا فتنہ ہے کہ اس کی وجہ سے اچھے اچھے لوگ پھنس جاتے ہیں، اسی لیے حضورِ اکرم ﷺ ایک مرتبہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

عورتوں کو نصیحت فرمارہے تھے تو آپ نے فرمایا: "مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ" (بخاری ۱/ ۴۴) دین اور عقل کے اعتبار سے ناقص شخصیت کو سمجھ دار اور تجربہ کار آدمی کی عقل اٹھالے جانے والی تم سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ مرد کے مقابلے میں عقل کے اعتبار سے کم؛ لیکن بڑے بڑے دانا اور تجربہ کاروں کی عقلوں کو وہ اٹھا کر لے جاتی ہیں۔

بہرحال! ان فتنوں سے بچانے کے لیے ہمیں شریعت نے حکم دیا ہے کہ: نگاہوں کو نیچا رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آنکھ دی ہے؛ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سے ہر چیز دیکھتے رہیے؛ بلکہ جن چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے یعنی نامحرم عورتیں اس سے بچنا چاہیے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ: بعض لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ حسین چہروں کو دیکھ لیا، یہ ایسا ہے جیسے کوئی حسین عمارت دیکھ لی؛ لیکن ایسا نہیں ہے، دونوں میں بڑا فرق ہے۔

............تو کیا حال ہو

بعض روایتوں میں آتا ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ نَظَرَ إِلٰى مَحَاسِنِ إِمْرَأَةٍ أجنبية عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (نصب الرایۃ، حظر واباحت ۴/ ۲۳۹) جس نے کسی عورت کے حسن کو دیکھا تو قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ آج ایک چھوٹا سا تنکا یا دھول کا ایک چھوٹا سا ذرہ ہماری آنکھ میں جاتا ہے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں، یا ذرا سا پانی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

چلا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے کیسی حالت ہوتی ہے، اور گرم پانی گر جائے تو کیا حال ہو؟ اور بدنظری کی سزا میں نبیٔ کریم ﷺ فرماتے ہیں: پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے)۔

گناہوں سے بچنے کا نسخہ

اس لیے نگاہوں کے غلط استعمال پر جو وعیدیں آئی ہیں ان کو یاد کرلینا چاہیے اور اس کا استحضار ہونا چاہیے، جرائم کے اوپر جو سزائیں وارد ہوئی ہیں اگر ان کو آدمی سامنے رکھے تو جرائم سے رکنا اس کے لیے آسان ہوجاتا ہے۔

زہریلا تیر

حدیثِ قدسی میں آتا ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيس، مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ أَبْدَلْتُهٗ اِيْمَاناً يَجِدُ حَلاوَةً فِيْ قَلْبِهٖ'' (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۷۳) نگاہ شیطان کے تیروں میں سے زہریلا تیر ہے۔ تیر ہے اور وہ بھی زہریلا ہے، پہلے زمانے میں تیر چلائے جاتے تھے تو پہلے سے اس کو زہر میں ڈبویا جاتا تھا؛ اس لیے کہ زہر میں بجھایا ہوا نہ ہو اور خراش لگ جائے تو وہ خراش اچھی ہوسکتی ہے؛ لیکن زہر میں بجھائے ہوئے تیر کی خراش بھی اگر لگ جائے تو وہ جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ شیطان جن تیروں سے انسانوں کا شکار کرتا ہے اس میں سے آدمی کی اپنی نگاہیں بھی ہیں۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

یہ ایسا تیر ہے جو خود کو پہلے زخمی کرتا ہے

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی جب نامحرموں کو دیکھتا ہے تو اس کی یہ نگاہ دوسرے پر کوئی اثر کرے اس سے پہلے خود اس کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے، یہ ایسا تیر ہے جو دیکھنے والے کو پہلے لگتا ہے؛ اسی لیے نگاہ کی حفاظت کا ہمارے اکابر نے بڑا اہتمام کیا، نگاہ کی حفاظت کے سلسلے میں ہمارے اکابر کتنا اہتمام کرتے تھے مَیں ابھی بتلاتا ہوں۔ مَیں یہ عرض کر رہا تھا کہ، حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔

کتنا بڑا وعدہ ہے

اور پھر آگے کتنا عظیم وعدہ کیا گیا! حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کیا: جو آدمی بدنظری کو میرے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دے گا، یہ سوچے گا کہ میری اس بدنظری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مَیں اس کے اس عمل پر معاوضہ کے طور پر ایمان کی وہ کیفیت عطا کروں گا جس کی مٹھاس اور شیرینی وہ اپنے دل کے اندر محسوس کرے گا۔

بھائی! یہ شیرینی لینی ہے تو اس کے لیے تھوڑا مجاہدہ تو کرنا ہی پڑے گا، محنت تو برداشت کرنی ہی پڑے گی۔ کتنا بڑا وعدہ ہے! اور بہت بڑا وعدہ ہے۔

طاعت کی لذت سے محروم

اس سے ہم استدلال کر سکتے ہیں کہ: جو لوگ اس بیماری میں مبتلا ہوتے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہیں وہ ایمان کی مٹھاس سے محروم ہوجاتے ہیں، عبادت اور اطاعت کی لذت نصیب نہیں ہوتی۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ: جو آدمی بدنظری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس بدنظری کی وجہ سے طاعت کی لذت سے محروم کردیا جاتا ہے، دوسرے بہت گناہ ہیں؛ لیکن ان گناہوں پر ایسی سخت وعید نہیں آئی ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگ اس گناہ کو ایسا ہلکا سمجھ بیٹھے ہیں کہ کرنے کے بعد اس کا احساس بھی نہیں ہوتا، اور پھر دوسرے گناہ تو ایسے ہیں کہ آدمی اگر بار بار کرے، کئی مرتبہ کرے تو اس کی وجہ سے دل اچاٹ ہوجاتا ہے، مثلاً: شراب ہے، دو بوتل، تین بوتل، چار بوتل پیے گا، اَور کتنی پیے گا؟ آخر تو رُکے گا؟

گناہ ایک آگ ہے

اسی طرح زنا کا ارتکاب ہے، تو زنا کب تک کرے گا؟ جب تک اس کی قوت ساتھ دے گی، آخر کار اس کی ٹانگیں ڈھیلی ہوجائیں گی، ہر گناہ اسی طرح ہے کہ ایک حد پر اس کی انتہا ہوجاتی ہے؛ لیکن یہ بدنظری ایسا گناہ ہے جس کی کوئی انتہا نہیں، مسلسل چل رہی ہے، ایک گھنٹہ تو ایک گھنٹہ، دو گھنٹہ تو دو گھنٹے تک بیٹھے ہوئے ہیں اور گذرنے والی عورتوں پر نظر پڑ رہی ہے، اور اپنے زعم میں لطف اور لذت اٹھا رہے ہیں؛ لیکن یاد رکھو! یہ لذت نہیں ہے یہ آگ ہے آگ، یہ آگ آدمی کو ستاتی ہے، یہ مناظر جو اندر محفوظ ہوگئے ہیں وہی پھر یاد آتے ہیں، نماز کے لیے جب کھڑے ہوتے ہیں یا دوسرے کام میں لگے ہوتے ہیں تو، یہ ساری چیزیں سامنے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

آتی ہیں اور آدمی کو پریشان کرتی ہیں۔

بے چینی سے بچنے کا سستا سودا

اسی لیے حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: بدنظری کے لیے آنکھیں بہت کوشش کرتی ہیں، جب کوئی عورت سامنے سے گذر رہی ہوتی ہے تو دل یوں کہتا ہے کہ: دیکھ لو! کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر دیکھے وہ گذر جائے، اور پتہ نہیں کیسی حسین ہوگی، ذرا ایک نظر دیکھ لیں؛ تاکہ افسوس نہ رہ جائے اور دیکھے بغیر دل مانتا ہی نہیں، دل میں ایک طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے، حضرت نے پوچھا: یہ بے چینی جو پیدا ہوتی ہے وہ کتنی دیر کے لیے؟ کہا تھوڑی دیر کے لیے؛ تین، چار منٹ رہتی ہے، وہ عورت گذر گئی اور بے چینی ختم ہوگئی، پھر حضرت نے پوچھا: اچھا اگر دیکھ لیا اور دیکھنے کے بعد اس کی تصویر دل کی میمری (Memory) میں اتر گئی تو اس کے بعد اس کا خیال بار بار آتا ہے، وہ کتنا رہتا ہے؟ اس نے کہا: تین، چار دن تک تو وہ جاتا ہی نہیں ہے، اس پر حضرت نے فرمایا: اگر وہ تین چار دن کی بے چینی کے بدلے میں تین چار منٹ کی بے چینی برداشت کر لی جائے تو یہ سودا سستا ہے۔

سالکین کو خاص ہدایت

بہرحال! اس کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے، یہ بڑا خطرناک گناہ ہے۔ مَیں نے پہلے بتلایا تھا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ''آپ بیتی'' میں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

لکھا ہے کہ: جو ذاکرین ہیں، خاص کر راہِ سلوک میں لگے ہوئے ہیں، وہ اللہ کے ذکر کا سلسلہ شروع کرتے ہیں تو طبیعت میں ایک لذت اور جوش کی کیفیت پیدا ہوتی ہے؛ لیکن بدنظری میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ سب کچھ ختم ہوجاتا ہے۔

نسبت کی تعریف اور ایک مثال سے اس کی وضاحت

بزرگوں نے لکھا ہے کہ: نسبت بہت ریاضتیں اور مجاہدے کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ''نسبت'' صوفیاء کی ایک اصطلاح ہے، یعنی آدمی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہوجائے جس کی وجہ سے ہر لمحہ اللہ کی یاد ہو، اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا تصور ہو، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری کا اہتمام ہو، اس کو نسبت کہتے ہیں۔ حضرت تھانوی نے اس کو ایک مثال سے سمجھایا ہے، جیسے دیہاتوں میں عورتوں کو دیکھا ہوگا کہ: کنویں کے اوپر دودو، تین تین، چار چار اور جماعت کی شکل میں سر کے اوپر گھڑے اور برتن لے کر پانی بھرنے جاتی ہیں، اور آپس میں باتیں بھی کررہی ہوتی ہیں، ہنسی مذاق بھی کررہی ہوتی ہیں؛ لیکن ان کا دھیان ایک منٹ کے لیے بھی اپنے برتن سے نہیں ہٹتا، یا جیسے کوئی ڈرائیونگ کررہا ہوتو ڈرائیونگ کرنے والا باتیں بھی کرتا ہے، ہنسی مذاق بھی کرتا ہے؛ لیکن اس کا دھیان ڈرائیونگ سے چوکتا نہیں۔

حاصل شدہ نسبت کے ختم ہونے کا ایک سبب

بہرحال! بزرگوں نے لکھا ہے کہ ریاضتیں اور مجاہدے کرنے کے بعد

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہوجاتا ہے، اسی کو ''نسبت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور ریاضات و مجاہدے اسی لیے کرواتے ہیں کہ نسبت پیدا ہوجائے، جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ صاحبِ نسبت بزرگ ہیں، یعنی ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہوچکا ہے، تو ریاضت اور مجاہدے کے نتیجے میں جو نسبت حاصل ہوتی ہے وہ نسبت جن چیزوں سے ختم ہوجاتی ہے، اس کے جو اسباب ہیں اس میں ایک بڑا سبب بدنگاہی بھی ہے، حاصل شدہ نسبت بھی بدنگاہی سے ختم ہوجاتی ہے؛ اسی لیے راہِ سلوک کی جو رکاوٹیں اور موانع ہیں ان میں ایک بڑا مانع بدنگاہی ہے۔ اسی طرح حرام لقمہ اور غلط صحبتیں بھی ہیں۔

بدنگاہی سے دونوں پر لعنت ہوتی ہے

بہرحال! یہ بدنگاہی بڑی خطرناک چیز ہے، اس کے بڑے نقصانات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت لانے والی ہے، حدیثِ پاک میں آتا ہے، نبیٔ کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَیْہِ'' (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ: ۳۱۲۴) جو نامحرم کو غلط اور ناجائز نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس پر اور جس کو دیکھا جارہا ہے اس پر بھی، دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ دیکھنے والے کے اوپر تو لعنت سمجھ میں آنے والی بات ہے؛ لیکن جس کو دیکھا گیا اس پر لعنت آخر کیوں کی گئی؟ تو اس کے متعلق علما نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: جس کو دیکھا گیا ہے اس نے بھی اس بات کا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اہتمام کیا تھا، اور اپنے آپ کو سنوارا تھا اور زیب وزینت اختیار کی تھی تاکہ لوگ مجھے دیکھیں، مرد جب لباس پہنتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ عورتیں مجھے دیکھیں اور پسند کریں، اور عورتیں جب زیب وزینت کرتی ہیں تو وہ یوں سوچتی ہیں کہ مرد ہمیں دیکھیں اور پسند کریں، گویا اپنے آپ کو اس لیے جب پیش کیا تھا تو ظاہر ہے کہ اس کے دل میں بھی گناہ ہے؛ اس لیے اس پر بھی لعنت ہوئی۔

لعنت کتنی خطرناک چیز ہے؟

اللہ تعالیٰ کی لعنت کتنی خطرناک چیز ہے؟ اس کا تو وجود بھی مصیبت بنتا ہے، ایک مرتبہ نبیٔ کریم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے، ایک آدمی نے اپنے اونٹ پر کسی وجہ سے لعنت بھیجی، صرف اس کی زبان سے لعنت کا لفظ نکلا، تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ: اس اونٹ کو قافلے سے الگ کردو، لعنت والی چیز ہمارے ساتھ نہیں چاہیے۔ (مسلم، حدیث: ۲۵۹۵) اللہ تعالیٰ کی لعنت سے بچنے کا کتنا اہتمام فرمایا۔

انسان کو دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن......

تو بدنگاہی بڑا خطرناک گناہ ہے، اس سلسلے میں دوسری حدیثیں آرہی ہیں۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ: قرآن پاک کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں متنبہ کردیا کہ اپنی نگاہوں کے متعلق یہ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے متعلق سوال ہوگا۔ اب کوئی آدمی سوچے کہ سوال تو تب ہو جب اس کا پتہ بھی چلے،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

جیسا کہ باپ کی طرف سے بچے کو سوال تو اس وقت ہو جب باپ کو پتہ بھی چلے کہ اس نے گڑبڑ کی ہے تب ہی تو باپ گرفت اور مواخذہ کرے گا، اگر پتہ ہی نہ چلے تو پھر پکڑ کیسے کرے گا؟ اسی لیے آگے آیت لائے يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (المؤمن:۱۹) آنکھوں کی خیانت کو وہ جانتا ہے۔ آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ سب بیٹھے ہوئے ہیں اور اجنبی عورت آئی، تو ایسا چپکے سے دیکھ لیا کہ سب کو دھوکہ دے دیا، کھانچا مار دیا۔ کھانچا مار کر تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو؛ لیکن اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا، وہ تو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔

کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے؟

اسی لیے میں نے عرض کیا تھا کہ: بدنگاہی سے بچنے کی تدبیر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بتلائی ہے، اور وہ یہ ہے کہ: اس تصور کو تازہ کرلو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔ دیکھیے! بزرگوں نے کہا ہے: کہ اگر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں سے کوئی حسین عورت گذر رہی ہے؛ لیکن آپ کے ابا موجود ہیں جو آپ کو ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہے ہیں، تو وہاں سے کتنی ہی حسین عورت گذر جائے آپ اس کو نہیں دیکھیں گے؛ اس لیے کہ ابا دیکھ رہے ہیں، ابا کے دیکھتے ہوئے آپ بدنگاہی سے بچیں گے۔ اسی طرح استاد موجود ہیں، وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں اور آپ کی نگرانی کر رہے ہیں، آپ ان کی نگاہوں کے سامنے ہیں، اور وہاں سے کیسی ہی حسین عورت گذر جائے استاد کے موجود ہونے کا خیال کرتے ہوئے آپ نگاہیں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نہیں اٹھائیں گے؛ اگرچہ جی بہت چاہ رہا ہے؛ لیکن یوں سوچیں گے کہ یہ میرے متعلق کیا گمان کریں گے؟ یہ دیکھ لیں گے اور ان کو پتہ چل جائے گا۔ ایسے ہی اگر پیر اور شیخ دیکھ رہے ہیں، تو پیر یا شیخ کے موجود ہونے کے خیال سے مرید بدنگاہی نہیں کرے گا۔ یہ تو بڑوں کی بات تھی؛ لیکن اگر چھوٹے موجود ہوں جیسے شاگرد استاد کو دیکھ رہے ہیں، یا پیر کو مرید دیکھ رہے ہیں، یا بیٹا باپ کو دیکھ رہا ہے، تو باپ نہیں دیکھے گا اور شرمائے گا، کہ بیٹا میرے متعلق کیا سوچے گا؟ کہ میرا باپ عمر کی اس منزل میں پہنچ کر بھی ایسی حرکتیں کرتا ہے!۔ تو دیکھیے! آدمی ان لوگوں سے شرم محسوس کرتا ہے اور اپنے آپ کو بچاتا ہے، حالاں کہ بزرگوں نے لکھا ہے کہ: اگر انہوں نے دیکھ لیا تو ان کے دیکھنے کی وجہ سے کیا ہوگا؟ کیا ان کے ہاتھوں میں ہماری دنیا اور آخرت کا کوئی اختیار ہے؟ ہماری عمر ان کے ہاتھ میں ہے؟ بس اتنا ہے کہ ہم کو برا سمجھیں گے، اس کے سوا اَور کوئی نقصان نہیں کریں گے، نہ تو ہماری تنخواہ کاٹ لیں گے اور نہ ہماری روزی گھٹائیں گے، ہمارا کوئی معاملہ ان کے اختیار میں نہیں، اس کے باوجود آدمی ان لوگوں کی موجودگی میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور جب گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تمام دروازے جہاں سے کوئی اس کو دیکھ سکتا ہو بند کردیتا ہے؛ بلکہ چھوٹا بچہ بھی وہاں موجود ہو تب بھی وہ گناہ نہیں کرتا ہے؛ کیوں کہ بچہ دیکھ رہا ہے، حالاں کہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (الاقراء: ۱۴) ''کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے''۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بزرگوں نے باقاعدہ اس کا مراقبہ بتایا ہے، مراقبہ یعنی ہر وقت آدمی یہ سوچے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں ہوں۔ آج کل جگہ جگہ بورڈ لگائے جا رہے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے، مَیں اللہ کی نگاہوں میں ہوں، یہ کیوں؛ تاکہ یہ تصور ہمارے دل ودماغ پر طاری ہوجائے اور جم جائے، اور ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

ایک عمدہ مثال

اس بات کو ایک مثال سے سمجھیے! کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہاں مسجد میں ہم اکیلے ہیں، کوئی بھی موجود نہیں ہے؛ لیکن یہاں کیمرے لگے ہوئے ہیں اور جہاں ان کیمروں کی اسکرین ہے وہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہماری نگرانی کر رہے ہیں، اس درمیان میں کوئی اجنبی عورت آجائے تو یہاں مسجد میں کسی کے موجود نہ ہونے کے باوجود ہم اپنے آپ کو بچائیں گے؛ کیوں کہ ہماری واچ اور نگرانی ہو رہی ہے، اسی طرح اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بدنگاہی سے بچنے کی تدبیر بتلائی: يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (المؤمن:١٩) یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ نگاہوں اور آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے۔ اور جس وقت آپ کسی کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کے دل میں کیا کیا خیالات آتے ہیں اور آپ کیا کیا سوچ رہے ہوتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے، جب اللہ تعالیٰ جانتا ہے تو ہم سے اس کا محاسبہ بھی کرے گا اور اس کی سزا دے گا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تیرا رب گھات میں ہے

اسی لیے ایک آیت میں فرمایا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر: ۱۴) اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتے ہیں؛ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ: انسانوں کو ہم اسی وقت دھوکہ دیتے ہیں جب اس کی توجہ ہماری طرف نہ ہو، ادھر ادھر دیکھ رہے ہوں تو ہم کھانچا مار دیتے ہیں؛ لیکن اگر کوئی ہمیں ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہا ہو تو ہم بھی سوچیں گے کہ، یہ برابر ہماری طرف دھیان لگائے ہوئے ہے، ابھی موقعہ نہیں ہے، اس کو ذرا غفلت میں پڑنے دو، اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر: ۱۴) شکاری جس وقت شکار کرتا ہے، اور جب شکار کی طرف بندوق تاکتا ہے اور نشانہ لیتا ہے، تو بندوق کی گولی چھوڑنے سے کچھ پہلے اس کی طرف جو نگاہ ہوتی ہے اس کو ''مرصاد'' کہتے ہیں، اس وقت کیسی نظر اس کی طرف ہوتی ہے، ساری چیزوں سے بے حس و بے حرکت ہو کر، ساری چیزوں سے کٹ کر، سب چیزوں سے توجہ ہٹا کر اس کی طرف پورا دھیان ہوتا ہے؛ لہٰذا اس آیت کا ترجمہ ہوا کہ: ''تیرا رب گھات میں ہے''۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ ہماری گھات میں ہے، ہماری طرف پورے طور پر دھیان دیے ہوئے ہیں، اگر یہ تصور ہمارے دل و دماغ میں جم جائے تو پھر کیا ہم بدنگاہی کریں گے؟ یہی وہ چیز تھی جس نے ہمارے اکابر و اسلاف کو ان چیزوں کے معاملے میں اتنا محتاط بنایا تھا کہ آج ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

حضورِ اکرم ﷺ کا عمل

خود نبیٔ کریم ﷺ ان احکام پر عمل کیسے کرتے تھے؟ علامہ یافعیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ: جب قبیلۂ عبدالقیس (یہ بحرین کا ایک قبیلہ تھا) نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، تو اس میں ایک بے ریش لڑکا تھا، نبیٔ کریم ﷺ نے اس کو اپنے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا۔ (کشف الخفاء ۲/ ۲۳۱) حالاں کہ حضور ﷺ تو معصوم اور پاک تھے؛ لیکن اپنی امت کو سبق دینا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد -علیٰ نبینا وعلیه الصلاة والسلام- کی قوم اس فتنے میں مبتلا ہوگئی۔ (الترغیب والترھیب للیافعی)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ''امرد'' آیا۔ اَمرد کی تعریف یہ کی ہے کہ: مونچھ کے کچھ ڈورے تو پھوٹ چکے ہوں؛ لیکن ابھی ڈاڑھی نہ آئی ہو، بہت چھوٹا بچہ ہو اسے امرد میں شامل نہیں کیا؛ بلکہ ایسا لڑکا کہ جس کی طرف عورتیں بھی رغبت رکھتی ہیں، دونوں کے لیے فتنہ ہو، اس کو ''امرد'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تو ایک آدمی اپنے بے ریش لڑکے کو لے کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، امام صاحب نے کہا: آئندہ اس کو مت لانا، لوگوں نے عرض کیا: حضرت! آپ اس کی اتنی تاکید فرما رہے ہیں؟ فرمایا: میرے بزرگوں نے اور میرے اکابر نے مجھے یہ تاکید کی ہے کہ، کبھی بے ریش کو اپنے پاس نہ آنے دینا اور

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اس سے اپنے آپ کو بچانا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدِّث اور فقیہ تھے، ایک مرتبہ حمام تشریف لے گئے، حمام کے مالک نے پانی پہنچانے کی خدمت کے لیے کسی بے ریش کو بھیج دیا تو انہوں نے کہا: جلدی سے اس کو یہاں سے نکالو، میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک عورت کے ساتھ تو ایک شیطان ہوتا ہے؛ لیکن اس کے ساتھ بارہ، تیرہ شیطان لگے ہوئے ہیں۔

حَکَم بن ذکوان بہت بڑے بزرگوں میں گذرے ہیں، وہ فرماتے ہیں: یہ بے ریش لڑکوں کی شکلوں اور صورتوں میں ایسی کشش ہوتی ہے جیسی کنواری لڑکیوں کے چہروں میں ہوتی ہے؛ بلکہ ان کے مقابلے میں زیادہ ہی ہوتی ہے، اس سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

امام موصلیؒ فرماتے ہیں کہ: ایسے چالیس بزرگوں کو- جو قطب اور ابدال کے درجے پر تھے- مَیں نے دیکھا کہ، وہ اس سے بہت بچنے کی تاکید کرتے تھے۔تو بہرحال اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچانے کا بہت اہتمام ہونا چاہیے۔

آنکھوں سے زنا ٹپک رہا ہوتا ہے

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: آدمی گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس کو کھول دیتے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہیں؛ لیکن ایسے بندے جن کے سامنے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے گناہ آتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا ظرف بھی بڑا وسیع بناتے ہیں، ان کے اندر اللہ کی شانِ ستاری کی جھلک آتی ہے، وہ بندوں کی ان برائیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں کیا کرتے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک آدمی حاضر ہوا جو بدنظری کر کے آیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چہرہ دیکھ کر پہچان لیا، لوگوں کو پتہ بھی نہ چلا اور تنبیہ اس انداز سے فرمائی: کیا حال ہے ان لوگوں کا! کہ وہ مجلس میں ایسی حالت میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپک رہا ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ہمارے حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنایا تھا، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی صاحب ہی کے حوالے سے آپ بیتی میں بھی نقل کیا ہے کہ: ایک مرتبہ بڑے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے، دو آدمی آئے، ایک تو آپ کا مرید تھا دوسرا اُس کے ساتھ آیا تھا، اس مرید کو دیکھ کر کے فرمایا: تمہارا تو کچھ بگڑا نہیں، سُستی چُستی آدمی کے ساتھ لگی ہوئی ہے، اور دوسرے کے متعلق فرمایا: ایک روگ اس کے دل کے اندر ہے اور ایک آنکھ کے اندر ہے۔ مرید معمولات کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا تھا اس لیے اس کو یہ فرمایا، اور دوسرا آدمی بدنگاہی کا شکار تھا اور عقیدہ بھی بگڑا ہوا تھا؛ اس لیے اس سے یوں فرمایا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اور اس پر نگاہ پڑ جائے

ہمارے بزرگ اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچانے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب دو گاڑیوں کا میل (Crossisng) ہوتا ہے، مثلاً: ایک گاڑی بمبئی جانے والی اور دوسری گاڑی احمدآباد جانے والی، دونوں ایک ایک پلیٹ فارم پر کھڑی ہیں تو حضرت فرماتے ہیں کہ: اگر میں کھڑکی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہوں تو سامنے کھڑی ہوئی دوسری گاڑی پر نظر نہیں کرتا؛ اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ دوسری گاڑی کی کھڑکی پر کوئی عورت بیٹھی ہوئی ہو، اور وہ یہ سمجھ کر کہ مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے اپنا چہرہ کھلا ہوا رکھے اور اس پر نگاہ پڑ جائے۔ جس طرح اِس زمانے میں عورتوں کی یہ بے حیائی اور راستوں پر ان کا بے پردہ چلنا، آوارہ گردی کرنا عام ہو چکا ہے، اُس زمانے میں اِس طرح کھلے چہرے کے ساتھ اُن کے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، اس زمانے میں عورتیں باہر نکلتی ہی نہیں تھیں۔

عورت چھپانے کی چیز ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں لکھا ہے کہ: بعض لوگ اپنی لڑکیوں سے ایسا پردہ کرواتے تھے کہ ان کے پڑوسیوں تک کو پتہ نہیں ہوتا تھا کہ اس کے گھر میں لڑکی ہے، جب شادی ہوتی تھی تو محلے والے کہتے تھے: اچھا! اس کے گھر لڑکی تھی، یعنی اس لڑکی کے وجود تک کا پتہ نہیں چلتا تھا، اتنا اس کو چھپا کر

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

پردے کے اہتمام کے ساتھ رکھا جاتا تھا۔ اور آج کل بقول حضرت قاری صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ: یہ حال ہے کہ صبح سے لڑکی گھر سے غائب ہے شام کو واپس آتی ہے؛ لیکن گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں کہ کہاں گئی تھی اور کیوں گئی تھی؟ لیکن اگر گھر کی مرغی تھوڑی دیر کے لیے ادھر ادھر ہوگئی تو سارے گھر والے: بوڑھے بھی، مرد بھی، عورتیں بھی اس کی تلاش کرنے کے لیے نکلیں گے کہ مرغی غائب ہے، مرغی غائب ہے، مرغی غائب ہے، دیکھو کہاں ہے؟۔ (یہ حضرت کا جملہ نقل کر رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں) تو یہ ایک مزاج بن چکا ہے، اس زمانے میں کوئی اہتمام نہیں، اور ہمارے بزرگوں کے یہاں اتنا زیادہ اہتمام تھا۔

حضور ﷺ کے اندر شرم ایسی تھی............

حدیثِ پاک میں حضورِ اکرم ﷺ کی شرم وحیا کو بتلایا گیا، کہ حضور ﷺ کے اندر شرم ایسی تھی جیسے کنواری لڑکی اپنے گھر کے اندر کوٹھری میں بیٹھی ہوئی ہو اور اس پر شرم غالب ہو۔ (شمائل ترمذی ص: ۲۴) اس حدیث کی شرح کرنے والوں نے لکھا ہے کہ: عام طور پر کنواری بچیوں کو گھر کے اگلے حصے میں بھی نہیں؛ بلکہ اندر کے چھوٹے کمرے میں رکھتے ہیں، جیسے کہ تجوری ہوتی ہے اور تجوری میں چور خانہ ہوتا ہے، تو گھر اور گھر کے اندر بھی چھوٹا حجرہ، اس کے اندر رکھا جاتا ہے، اتنا اہتمام ہوتا تھا، اور آج یہ بات نہیں رہی، آج تو اپنے ساتھ ہی لے کر نکلتے ہیں، وہ بے پردہ ہوتی ہیں اور ان کے ماں باپ دیکھ رہے ہوتے ہیں؛ لیکن اس پر ان کو کوئی غیرت بھی نہیں آتی۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہماری غیرت کہاں چلی گئی

علامہ ابن الحاج مالکی نے ''المدخل'' میں اپنے زمانے کی مصری عورتوں کا حال لکھا ہے، حالاں کہ وہ تو آج سے پانچ چھ صدی پہلے کے عالم ہیں؛ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے زمانے کی عورتوں ہی کا حال لکھا ہے، عجیب بات ہے! لکھا ہے کہ: وہ اجنبیوں کے ساتھ دکانوں پر خریدی کرنے کے لیے جاتی ہیں، دکان دار سے باتیں کرتی ہیں، اور وہ چلتی ہیں تو اپنی لچک دکھلا کر اور مٹکا کر چلتی ہیں، اور ان کے گھر والے: شوہر، ماں، باپ ان کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تب بھی انہیں کوئی غیرت نہیں آتی۔

ہر آدمی کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا

بہر حال! عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ چیزیں بڑی احتیاط کی ہیں، آج کا ماحول یہ ہے کہ آدمی کے لیے بچنا مشکل ہوگیا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا کہ لامحالہ اس میں مبتلا ہوگا، آنکھ کا زنا نامحرم کو دیکھنا ہے۔ اس کی تشریح میں مولانا سلمان صاحب منصور پوری زید مجدہٗ نے جو لکھا ہے مجھے تو بہت پسند آیا کہ: ہر آدمی کی زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ اس میں ہوسکتا ہے کہ آنکھ کی بے احتیاطی ہو جائے، کان کی بے احتیاطی ہوجائے، زبان کی بے احتیاطی ہوجائے اور اس میں مبتلا ہوجائے، بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کیسے زنا میں مبتلا ہوں گے:

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

لیکن ہر آدمی کی زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ اس میں مبتلا ہوجائے، مثلاً آج کا جو ماحول ہے اس میں آنکھ کی بے احتیاطی سے کون بچ سکتا ہے؟ آپ چوراہوں پر دیکھیے، محلے میں دیکھیے، بازار میں دیکھیے، گھروں کے اندر اوٹوں کے اوپر دیکھیے! اور کمال تو یہ ہے کہ گھر کی دیواروں کے اوپر اور گھر کے اندر جو اخبار آتے ہیں اس پر دیکھیے، اور اگر کوئی اخبار نہ پڑھے تو استعمال کی چیزوں پر دیکھیے، مثلاً: آپ سرمہ کی چھوٹی بوتل لے آئیں گے اس پر عورت کی تصویر بنی ہوئی ہے، اس پر نگاہ پڑے گی۔ نامحرم عورت کی تصویر کو دیکھنا بھی ایسا ہی گناہ ہے جیسا کہ زندہ عورت کو دیکھنا، آدمی کتنا بچے گا؟ پھر بھی اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے اور وہ اپنی عفت اور پاک دامنی کی حفاظت کرتے ہوئے ان چیزوں سے بچنے کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو بھی ہوجائے، اور اگر کوئی اس میں فروگذاشت (کوتاہی) ہوگئی تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں، اپنے آپ کو آگے بڑھنے سے بچاویں اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں۔

قابلِ تقلید طرزِ عمل

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: حضرت مولانا قمر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ کے خلیفہ تھے، سہارنپور کی جامع مسجد کے امام تھے، وہ بیمار رہوئے، ان کی بیماری کے زمانے میں ان کی جگہ پر امامت کے لیے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ جایا کرتے تھے،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اس زمانے میں حضرت مولانا الیاس صاحب مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھاتے تھے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وہ عصر کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو مغرب پڑھا کر واپس آتے تھے، اَور بھی نمازیں پڑھانے جاتے تھے، حضرت فرماتے ہیں کہ: کبھی کبھی عصر کے وقت مَیں بھی ان کے ساتھ جاتا تھا، مَیں نے بڑے اہتمام سے نوٹ کیا کہ حضرت گھر سے باہر نکلتے تو مسجد پہنچنے تک نگاہیں پاؤں کے اوپر رہتیں، اور مسجد سے نکلتے تو مدرسے کے دروازے میں داخل ہونے تک نگاہیں پاؤں پر ہی رہتیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ: جب باہر نکلتے تھے نگاہوں کو نیچا رکھنے کا پورا پورا اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا یونس صاحب دامت برکاتہم کا ابھی جو دورہ ہوا تھا، تو ڈابھیل میں انہوں نے خود مجھے قصہ سنایا کہ: ان کے ایک ساتھی نے ان کو بتلایا کہ: ایک مرتبہ مظاہر علوم میں کسی کمرہ میں چوری ہوئی، اب چوری کی وجہ سے جن پر شبہ ہوتا ہے ان لوگون کی جیبوں کی بھی تلاشی ہوتی ہے، جامہ تلاشی کی ضرورت پیش آئی تو حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت حکیم الامتؒ کے اجلِ خلفاء میں ہیں اور حضرت قاری صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کے خلیفہ تھے، حضرت مولانا یونس صاحب فرماتے ہیں کہ: ان صاحبِ واقعہ نے کہا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کہ: مَیں چھوٹا، بے ریش اور اَمرد تھا، جب میری جامہ تلاشی کی نوبت آئی تو حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب نے مجھ سے یوں کہا کہ: پہلے تم اپنی جیب جسم سے الگ کرلو پھر جیب میں ہاتھ ڈالا؛ تاکہ جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جسم کے ساتھ نہ لگے۔کتنی احتیاط فرمائی! یہ حضرات اپنے آپ کو بچانے کا اتنا اہتمام کرتے تھے۔

پہلی نظر معاف؛ مگر نقصان سے خالی نہیں

حالاں کہ اچانک کی نظر کو معاف رکھا گیا ہے، اب آپ مسئلہ پوچھیں گے کہ بلا قصد، غیر اختیاری طور پر نظر پڑ جائے تو کیا کریں؟ بھائی! بلا قصد غیر اختیاری طور پر نظر پڑ گئی تو اس کا حکم یہ ہے کہ فوراً نگاہیں نیچی کرلو؛ تب تو وہ معاف ہے، حدیثِ پاک میں آتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو، پہلی میں تو کوئی نقصان یعنی گناہ نہیں ہے؛ لیکن دوسری میں گناہ ہے۔ "يَا عَلِيُّ: لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةَ" (مشکوۃ:۲۶۹) یہ روایت تو ان لوگوں نے بھی پڑھی تھی، ایسا تو نہیں کہ ان حضرات کو یہ روایت معلوم نہیں تھی؛ لیکن وہ حضرات اچانک کی نظر پڑنے کی بھی نوبت آنے نہیں دیتے تھے، بلا قصد کسی بھی عورت پر نظر نہ پڑے اس کا اہتمام کرتے تھے، اور کیوں کرتے تھے؟ اس لیے کہ اچانک کی نظر اگرچہ گناہ کے اعتبار سے معاف ہے؛ لیکن اس نظر کی وجہ سے اگر دل میں کوئی خیال بیٹھ گیا تو اس کے نقصان سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بھول سے زہر کھالیا تو گنہ گار تو نہیں ہوگا؛ لیکن زہر تو اپنا اثر کرے گا، وہاں مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھیں گے اور کہیں گے: مولوی صاحب! وہ تو یہ سمجھتا تھا کہ کوئی کھانے کی چیز ہے اور کھا گیا اور مرگیا، تو اس کو خودکشی کا گناہ ہوا یا نہیں؟ جواب ملے گا کہ: گناہ تو نہیں ہوگا؛ لیکن جو نقصان پہنچنا تھا وہ تو پہنچ ہی گیا۔ اسی طرح بلا قصد کی نظر اگرچہ گناہ کے اعتبار سے معاف ہو؛ لیکن اس کے اثرات اپنا اثر ضرور دکھلائیں گے؛ اس لیے اپنے آپ کو اس سے بچانے کا خصوصی اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔

مخلوط ملازمت کے بارے میں ایک صاحب کا سوال اور حضرت دامت برکاتہم کا تشفی بخش جواب

سوال: سرکاری دفتروں میں مَردوں کے ساتھ عورتیں بھی نوکریاں کرتی ہیں، ساتھ میں نوکری کرنے کی وجہ سے بات چیت بھی کرنا پڑتی ہے، چوں کہ وہ نامحرم ہیں، اس لیے گناہ میں شامل ہوں گے؟

جواب: دیکھیے! آدمی اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کرلے اور ایک مرتبہ یہ طے کرلے کہ مجھے اپنے آپ کو بچانا ہے تو پھر آسان ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم نے اپنے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ- جو حکیم الامت نوراللہ مرقدہ کے اجلِ خلفاء میں تھے- کے متعلق لکھا ہے کہ: حضرت پہلے وکیل تھے، وکالت کا پیشہ پسند نہیں کیا گیا، تو وکالت کا پیشہ چھوڑ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کر ہومیو پیتھک ڈاکٹر بنے، ہومیو پیتھک ڈاکٹری ذرا آسان ہے، پھر ڈاکٹری کا پیشہ تھا، اور ظاہر ہے کہ ڈاکٹر کے پاس عورتیں بھی آئیں گی اور مرد بھی آئیں گے، بہرحال! ڈاکٹر بنے تو یہ دوسرا مسئلہ پیش آیا، وہ فرماتے ہیں کہ: پھر مَیں نے اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنالیا کہ نگاہیں نیچی رہیں اور کبھی اونچا دیکھنا ہی نہیں، پھر تو اتنا اہتمام ہوگیا کہ مریض کون ہے؟ پتہ ہی نہیں چلتا تھا، جب کوئی آیا اور اس نے اپنی ضرورت بیان کی، اس کے مطابق اس کو دوائی دے دی، اور بعد میں تو پھر اتنا آسان ہوگیا کہ کوئی دشواری ہی نہیں رہی۔

ایمان کے لیے ٹی بی

دیکھیے! ایک آدمی کو ٹی بی کی بیماری ہے اور اس کو ڈاکٹروں نے کہا کہ: آپ بیڑی پیتے ہیں وہ چھوڑنی پڑے گی؛ ورنہ آپ کے لیے ہلاکت ہے، تو اس کو چھوڑنی ہی پڑے گی۔ یہ بدنظری بھی ہمارے ایمان کے لیے ٹی بی سے کم نہیں ہے اور اس سے اپنے آپ کو بچانا ہی ہے، اب اپنے آپ کو بچانے کے لیے کچھ نہ کچھ زحمت تو برداشت کرنی ہی پڑے گی، یہ کڑوا گھونٹ تو حلق سے نیچے اتارنا ہی پڑے گا۔

مزہ کی بنیاد عادت پر ہے

دیکھو! یہ ہمارے نفس کی لذتوں کا حال ایسا ہے کہ اس کے لیے کوئی معیار نہیں ہے، جو لوگ پان کھاتے ہیں اور پان کے ساتھ تمبا کو کھاتے ہیں ان کو اس میں لذت آتی ہے؛ لیکن جو آدمی تمبا کو نہیں کھاتا اس کے منہ میں آپ تمبا کو رکھ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

دیجیے، تو کیا رکھتے ہی اسے میٹھا لگے گا اور مزہ آجائے گا؟ نہیں؛ بلکہ کڑوا لگے گا اور کھاتے ہی چکر آجائیں گے؛ لیکن جب وہ ذرا حلق سے نیچے اترا تو اس کی وجہ سے ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوگی، پہلی مرتبہ تھوڑا سا کھلایا تھا، اب دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ کھایا، پھر تو ایسا عادی ہوگیا کہ اس کے بغیر چلتا ہی نہیں، اور جو نہیں کھاتے وہ اسے دیکھ کر یوں سمجھتے ہوں گے کہ شاید اس کا ذائقہ بڑا شاندار ہوگا، وہ تو کھاویں تب پتہ چلے کہ ذائقہ شاندار ہے یا نہیں؟ لیکن جو کھاتے ہیں ان کو پوچھو کہ: کیسا مزہ آتا ہے!۔ بہرحال! میں تو مزہ کی بات کر رہا ہوں، اسی طرح ہمارے نفس کے مزہ کا بھی کوئی معیار نہیں، مزہ کی بنیاد عادت پر ہے، اب جس نے بدنظری کو اپنے مزہ کا معیار بنالیا تو وہ بدنظری کر کے مزہ اٹھاتا ہے؛ لیکن اس کے دل کی جو کیفیت ہوتی ہے اور جو بے چینیاں ہوتی ہیں وہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اس کے برخلاف آدمی اپنے آپ کو بدنظری سے بچا کر مشقت اٹھاتا ہے تو پھر دھیرے دھیرے یہ مشقت اٹھانے میں اس کو مزہ آتا ہے۔

یہ بھی ایک مزہ کی چیز ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول آپ نے فضائل کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ: مجھے دنیا کی زندگی کی تمنا ہے؛ لیکن اس لیے نہیں کہ دولت کماؤں؛ بلکہ گرمی کے دنوں میں روزے رکھوں۔ گرمی کے دنوں میں روزے رکھنا تو بڑا مشکل کام ہے؛ لیکن وہ رکھتے تھے اور ان کو اس میں مزہ آتا تھا؛ اس لیے اس کی تمنا کرتے تھے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بہرحال! نگاہوں کی حفاظت کر کے مشقت برداشت کرنا یہ بھی ایک مزہ کی چیز ہے؛ لیکن اس کے لیے کچھ دنوں کڑواہٹ برداشت کرنی پڑے گی۔

ایسے ایسے ذائقے دیے جائیں گے کہ آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قصیدہ ''قصیدۂ بردہ'' ہے جو نبیٔ کریم ﷺ کی شان میں کہا ہے، اس میں ایک شعر ہے:

اَلنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى		حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تُفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس دودھ پیتے بچے کی طرح ہے۔ دودھ پیتے بچے کا جب دودھ چھڑانے کا وقت آتا ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کی ماں کو بڑی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے، جب دودھ چھڑانے کے دن آئیں گے تو بچہ رات کو نہ خود سوئے گا نہ ماں کو سونے دے گا؛ بلکہ پورے گھر کو سونے نہیں دے گا، اور ایسا طوفان مچائے گا اور ایسا چلاّئے گا کہ سب کو پریشان کردے گا، اب اس کے چلاّنے اور رونے کو دیکھ کر اس کی ماں کہے کہ: یہ بیچارہ مرجائے گا، اور اس پر رحم کھا کر دودھ پلادے تو پھر زندگی بھر اس کا دودھ چھوٹ نہیں سکے گا، بچہ کیوں چلاتا ہے؟ اس لیے کہ وہ یوں سمجھتا ہے کہ میری مرغوب چیز چھینی جارہی ہے؛ لیکن اس کو معلوم نہیں ہے کہ دودھ چھڑا کر جب غذا پر آئے گا تو ایسی غذائیں اور ایسی لذتیں اور ایسے ذائقے ہیں کہ جس کا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا، ابھی تو صرف دودھ کا ذائقہ جانتا ہے، جب کھانا سیکھے گا تو ایسے ایسے ذائقے اس کو ملیں گے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔ اسی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

طرح یہ بدنظری بھی چھوڑیں گے تو روحانی طور پر ایسے ایسے ذائقے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے جائیں گے کہ آدمی اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

بہرحال! بچے کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ نفس بچے کی طرح ہے، اگر تم اس کو مہلت اور ڈھیل دوگے تو وہ اس دودھ میں ہی جوان اور بڑا ہوجائے گا، اور ماں کا دودھ نہیں چھوڑے گا؛ لیکن اگر ہمت کرکے دودھ چھڑائیں گے تو چھوٹ جائے گا؛ البتہ کچھ دن تمہیں بھی تکلیف برداشت کرنی پڑے گی، ہمت اور ارادے سے کام لینا پڑے گا۔

آسانی کے ساتھ اس پر کنٹرول کرسکو گے

اسی طرح مثلاً خارش کا تقاضہ ہوتا ہے، تو جو آدمی یوں سمجھتا ہے کہ کھجلا لوں گا تو میرا معاملہ حل ہوجائے گا؛ لیکن ایسا نہیں ہے، اگر کھجالوگے تو یہ مسئلہ اَور پیچیدہ ہوجائے گا، اب اَور کھجلاؤ، اَور کھجلاؤ یہاں تک کہ خون نکل رہا ہے؛ لیکن چین نہیں پڑتا، پہلی مرتبہ جب کھجلانے کا تقاضہ پیدا ہوتا ہے اور دل میں بہت بے چینی ہوتی ہے، اس وقت صبر وتحمل سے کام لیا جائے کہ کچھ بھی ہوجائے نہیں کھجلانا، تو تھوڑی دیر تک تو بے چینی رہتی ہے اور پھر وہ بے چینی دور ہوجاتی ہے، پھر دوسری مرتبہ تقاضہ اتنا زوردار نہیں ہوتا ہے، اسی طرح آپ ہمت سے کام لیں گے تو دھیرے دھیرے نفس کے یہ تقاضے ختم ہوجائیں گے اور آپ آسانی کے ساتھ اس پر کنٹرول کرسکو گے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

روزانہ صبح میں اٹھنا کیا آسان کام ہے؟

اور ہم یہ بات دنیا کے ہر کام میں دیکھتے ہیں؛ لیکن جب دین کی بات آتی ہے تو اس میں ہم پیچھے رہتے ہیں، ہمارے دنیا کے معمولات میں ہم ہر تکلیف برداشت کرتے ہیں، صبح کو جا کر دکان کھولنا، نوکری اور ملازمت کے لیے بذریعۂ ریل ''گجرات کوین'' میں احمد آباد جاتے ہیں یا ''فلائنگ رانی'' میں بمبئی جاتے ہیں، اس طرح روزانہ صبح میں اٹھنا کیا آسان کام ہے؟ انہیں لوگوں کو اتوار کو دیکھ لو، گیارہ بجے تک تکیہ سے سر بھی نہیں اٹھائیں گے؛ لیکن روزانہ کیوں جاتے ہیں؟ اس لیے کہ تنخواہ ملے گی، پیسے ملیں گے: لہٰذا ان پیسوں اور تنخواہ نے سردی کے زمانے میں صبح کے وقت جلدی اٹھنا آسان کر دیا۔

مصیبت کیوں سر لیتی ہے؟

اسی طرح ماں کو بچوں سے محبت ہوتی ہے، سردی کے زمانے میں بچہ پیشاب کرتا ہے تو ماں رات کو اٹھ کر پیشاب صاف کرتی ہے: اس لیے کہ اگر پیشاب ہی میں رہے گا تو بیمار ہو جائے گا، ماں رات کو اُٹھتی ہے اور اس کے کپڑے بدلتی ہے، بستر صاف کرتی ہے، اور اگر کسی عورت کو بچہ پیدا نہیں ہوتا تو وہ بچے کے لیے کیسی کیسی تدبیریں کرتی ہے؟ اب اگر اس سے کوئی کہے کہ: فلاں کو نہیں دیکھتی کہ اس کا بچہ سردی کی راتوں میں اس کو سونے نہیں دیتا؟ تو اس مصیبت کو کیوں سر لیتی ہے؟ تو وہ کہے گی کہ: کوئی بات نہیں، بچے کی محبت کے خاطر میں یہ سب

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

برداشت کرلوں گی؛لیکن مجھے بچہ چاہیے۔

آخر کوئی مزہ تو آتا ہوگا

بہرحال! یہ ساری چیزیں مثال کے طور پر اس لیے سمجھائی کہ بھائی! ان گناہوں سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انعامات دیے جائیں گے وہ بہت بڑے ہیں، یہ اللہ والے رات رات بھر جاگ رہے ہیں اور عبادت کر رہے ہیں، آخر ان کو کوئی تو مزہ آتا ہوگا تب ہی تو کرتے ہیں، مزہ کے بغیر تو کوئی نہیں کرے گا۔اور پھر یہ دنیا کا مزہ تو ایسا ہے کہ دیکھنے میں مزہ ہے اور اندر بے چینی ہے، دل میں کوئی چین اور قرار نہیں، اے سی (.A.C) میں پڑے ہوئے ہیں، گولیوں پر گولیاں کھا رہے ہیں؛لیکن نیند نہیں آرہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری میں اللہ تعالیٰ نے سکون رکھا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اور اس کی وجہ سے قلب کو جو ٹھنڈک اور اطمینان حاصل ہوگا دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی نعمت اور بڑے سے بڑا سرمایہ بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا؛ اس لیے یہ تکلیف کی چیز تو ہے، اس سے انکار نہیں، تب ہی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لذت بھی ملتی ہے، لذت ایسے ہی تھوڑے ملتی ہے؟ ہم قربانی دیں گے تو کچھ ملے گا۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

دعاء

سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا إله

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

غيرك، اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد النبى الأمى كما تحب وترضىٰ بعدد ما تحب وترضىٰ، ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم يغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين۔

اے اللہ! نگاہوں کی پاکیزگی ہمیں عطا فرما۔ اے اللہ! اس بدنگاہی نے ہمارے دین کا ستیاناس کر رکھا ہے، اے اللہ! اس بیماری سے ہم کو پورے طور پر پاک اور صاف فرما دے، نجات عطا فرما دے، اس سے بچنا ہمارے لیے آسان کر دے، اے اللہ! اس کے نقصان کو ہمارے سامنے ایسا واضح کر دے کہ اس سے ہمیں نفرت ہو جائے۔

اے اللہ! اپنے حبیب پاک ﷺ کے ارشادات کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنانے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے بیماروں کو صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرما، مقروضوں کے قرض کی ادائیگی کی شکلیں پیدا فرما، پریشان حالوں کی پریشانیوں کو دور فرما، قید و بند میں محبوسوں کو رہائی نصیب فرما، مقدمات میں ماخوذ کو بری فرما، جو جس مصیبت میں گرفتار ہے اے اللہ! اس سے نجات عطا فرما۔

اے اللہ! اس مجلس میں تیرے جتنے بھی بندے موجود ہیں تمام کی جائز مرادوں کو پورا فرما۔

اے اللہ! حضور پاک ﷺ نے جتنی بھی خیر اور بھلائی آپ سے مانگی ہمیں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اور پوری امت کو عطا فرما، اور جن شرور و برائیوں سے پناہ چاہی اس سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم. وصلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وأصحابه اجمعين، برحمتك ياأرحم الراحمين.

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/